ٹی وی گھر میں کیوں؟

www.KitaboSunnat.com

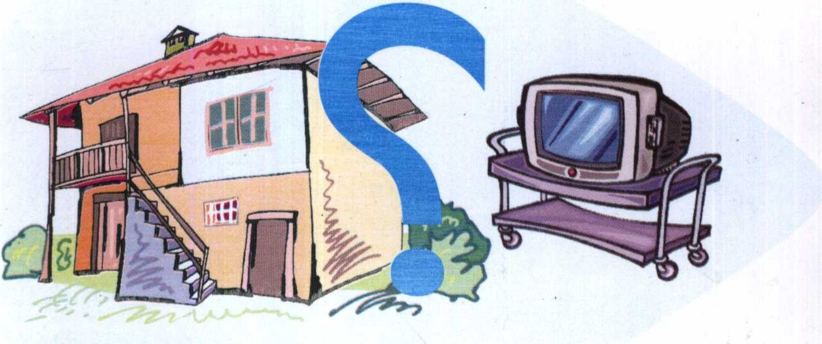

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹی وی گھر میں کیوں؟

اُمِ عبدِ مُنیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

نام کتاب ــــــــــ ٹی وی گھر میں کیوں؟

اہتمام ــــــــــ محمد عبد منیب

ناشر ــــــــــ مشربہ علم وحکمت

اشاعت اول ــــــــــ ذی قعدہ ۱۴۳۰ھ

حالیہ اشاعت ــــــــــ محرم ۱۴۳۵ھ

قیمت ــــــــــ 60:00

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمٰن فون: 0321-4213089

☆ دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔
فون 0300-5148847

البلاغ

گراونڈ لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450

شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050

6GL ...ٹی ٹاور بالمقابل چیس ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300 ... 2240

عدنان پلازہ، سوان روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

☆سخن وضاحت	7
☆ٹی وی میڈیا قرآن وحدیث کی روشنی میں	9
☆حیا کا خاتمہ	9
☆موسیقی	10
☆نسب بدلنا	11
☆فرضی نکاح وطلاق	11
☆عورت کا ننگا لباس	11
☆مرد کا ننگا لباس	12
☆ہنسانے کے لیے جھوٹ	13
☆تصویر	13
☆غیر محرم کی طرف دیکھنا	14
☆عورت کا مردوں جیسی اور مرد کا عورتوں جیسی شکل بنانا	16
☆عورت کی لوچ دار آواز	17
☆کارٹون	18
☆سگریٹ پینے کی ترغیب	18
☆علمائے سوء کی حوصلہ آفزائی	20

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ آیات اللہ کا استہزاء	20
☆ دکھاوے کی عبادت	21
☆ تبذیر	22
☆ معاشرے میں ٹی وی کا اثر ورسوخ	23
☆ مکان میں حصہ	25
☆ آمدنی میں حصہ	25
☆ وقت میں حصہ	25
☆ دوستی میں اشتراک	26
☆ آرام میں اشتراک	26
☆ رشتوں میں اشتراک	25
☆ ٹی وی کی تعظیم	25
☆ بلند جگہ	25
☆ سمع (غور سے بات سننا)	26
☆ ٹی وی کی تقلید	27
☆ فنکاروں سے محبت	27
☆ ہم ٹی وی کیوں دیکھتے ہیں؟	29
☆ بچوں نے ضد کی تھی	29
☆ بچوں کو کارٹون لگا کر بٹھا دیں تو تنگ نہیں کرتے	30
☆ بچوں کو صرف کارٹون دیکھنے کی اجازت ہے۔	31
☆ ہم تو صرف ڈارمہ دیکھتے ہیں	33

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ہمارے ہاں بیرونی چینل دیکھنے پر پابندی ہے 34
☆ ہم پر تو اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا 34
☆ ہم تو صرف وقت گزراہ کرتے ہیں 36
☆ ٹی وی بس ایک تفریح ہے 36
☆ جن کو خراب ہونا ہوتا ہے وہ ٹی وی دیکھے بغیر بھی خراب ہو جاتے ہیں
☆ اور جن کو نہیں بگڑنا ہوتا وہ ٹی وی دیکھ کر بھی خراب نہیں ہوتے۔ 38
☆ ٹی وی آج کل کی ناگزیر ضرورت ہے 38
☆ ٹی وی معاشرے کے ساتھ ساتھ چلنے کے لئے رکھا ہوا ہے 39
☆ اسلام میں اجتہاد ہے بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ بدل جانا چاہیے 40
☆ ہم صرف دینی پروگرام دیکھتے ہیں 42
☆ فلاں کے گھر بھی تو ہے حالانکہ وہ بہت بڑے مولوی ہیں 43
☆ ہم خبرنامہ دیکھتے ہیں 46
☆ غیر ملکی کلچر کا واویلا 47
☆ ٹی وی کا قبلہ 47
☆ ٹی وی کے مزعومہ فوائد 49
☆ حالات حاضرہ کا پتہ چلتا رہتا ہے 50
☆ ٹی وی کے ذریعے لوگ دین سیکھتے ہیں 53
☆ مناسک حج 55
☆ قرات وتجوید 57
☆ ہم دین سیکھتے ہیں 58

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ نفع بڑا ہے یا نقصان	60
☆ چند ہمدردانہ مشورے ٹی وی ناظرین کے لئے	62
☆ دیکھیے ضرور لیکن خود کو اور بچوں کو قابو کر کے۔	62
☆ اب یہ عام ہوگئی ہے اسے ختم کرنے کی بجائے اس کی اصلاح کا سوچو	64
☆ ٹی وی تو ایک آلہ ہے اس سے اچھا کام بھی لے سکتے ہیں۔	65
☆ دیکھیں تا کہ اس کی خرابیوں سے دوسروں کو آگاہ کر سکیں	66
☆ ٹی وی کی برائی میں ہمارا حصہ	70
☆ ٹی وی خرید کر	70
☆ ٹی وی دیکھ کر	71
☆ ٹی وی کے لیے وقت خرچ کر کے	72
☆ حرف آخر	76
☆ جو حرام کی طرف لے جائے وہ بھی حرام	76
☆ مشکوک چیزیں بھی ترک کر دو	76
☆ شفا نہیں بیماری	77
☆ تین شیطان	77
☆ اس آزمائش سے مکمل اجتناب	77
☆ اس موضوع پر مزید مطالعے کے لئے	80

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخنِ وضاحت

دورِ حاضر میں میڈیا کے جتنے ذرائع موجود ہیں، ٹی وی ان سب سے زیادہ آسان ذریعہ ہے۔ یہ صرف متعلقہ مواد ہی پیش نہیں کرتا بلکہ آواز کے ساتھ ساتھ تصویر دے کر چہرے کا لب ولہجہ اور مطلوبہ منظر کشی بھی بصارت کے ذریعے عوام کے ذہنوں میں منتقل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی قوتِ تاثیر دیگر تمام ذرائع سے کئی گنا زیادہ ہے۔ اس میڈیا کے اتنا مؤثر ہونے کے باوجود دنیا بھر کے ممالک میں تفریح کے نام سے..... فکری و عملی تخریب پر ابھارنے والا مواد پیش کیا جارہا ہے، سوائے چند ایک معلوماتی یا تعلیمی پروگرامز کے۔

حیرت تو یہ ہے کہ مغرب کے دانشوروں سمیت سب لوگ چلا رہے ہیں کہ ٹی وی پروگرام نئی نسل پر تباہ کن اثرات ڈال رہے ہیں، اس کے باوجود حکومت اور ٹی وی انتظامیہ اپنے حال میں مست ہے۔ ادھر عوام بھی اس کے رُخ و گیسو کے اتنے اسیر ہو چکے ہیں کہ وہ کسی قیمت پر اس کی دوستی ترک کرنے کے لیے تیار نہیں گو ان میں ٧٥% افراد ٹی وی پروگراموں کے پست معیار کا رونا روتے نظر آتے ہیں......

ٹی وی دورِ حاضر کی ایجاد ہے اور اس پر پیش کیا جانے والا مواد اور اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال کا طریقہ...... قرآن و حدیث کی نصوص اور اسلام کے قانونِ اجتہاد کی رُو سے کہاں تک اور کیوں جائز یا ناجائز ہے۔ اسی پر بہت سی کتب اور فتاویٰ موجود ہیں۔ اس کے معاشرتی اور طبی نقصانات کیا ہیں؟ ان کے بارے بھی مضامین و کتب اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مختلف انداز سے اس کے برے پہلوؤں سے لوگوں کو آگاہ کرنے اور قلم کے ذریعے سمجھانے کی اتنی ہی زیادہ ضرورت ہے جتنا یہ میڈیا خود متحرک اور مؤثر ہے۔ اللہ تعالیٰ ذی احساس اہلِ تقویٰ اور اہلِ علم کو توفیق دے کہ وہ اس میڈیا کے تخریبی پہلوؤں کو عوام کے سامنے لاسکیں۔ آمین!

احقرہ کی کئی ایسی خواتین سے اس میڈیا کے بارے بات چیت ہوئی جنہوں نے ٹی وی گھر میں طوعاً یا کرھاً لانے کا کوئی نہ کوئی جواز پیش کیا۔

زیرِ نظر سطور میں ٹی وی میڈیا کی دینی، اخلاقی اور معاشرتی تباہ کاریوں کی ہمہ گیری کے پیشِ نظر اسی وجہِ جواز پر مباحثہ کیا گیا ہے۔

ربِ کریم ہمیں حق بات سمجھنے...... حق بات پر عمل کرنے ......اور ناحق سے قلبی و طبعی نفرت عطا کرے۔ آمین!

وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰه

وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْن، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن

اُمِّ عبدِ منیب

شعبان ۱۴۲۳ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹی وی میڈیا قرآن وحدیث کی روشنی میں

ٹی وی میڈیا کے پھیلائے ہوئے دینی، اخلاقی اور معاشرتی نقصانات زبانِ زدِ عام ہیں، وہ چاہے مغرب کے دانش ور ہوں یا مشرق کے علمائے اسلام ...... یورپی عوام ہوں یا ایشیائی باشندے ...... ٹی وی بہت سے کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہے۔ جن میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

○ حیا کا خاتمہ:

حیا نام ہے ایسی حیات بخش جھجک کا جو انسان کو برے کام کرنے سے روکتی ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ابنِ آدم! جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو جی چاہے کر"۔

(بخاری، کتاب الادب)

ٹی وی کے کسی پروگرام پر غور کریں۔ انہیں دیکھنے کے بعد جھوٹ بولنے ...... قتل کرنے ...... شراب پینے ...... تمباکو نوشی کرنے ...... غیر محرم کی طرف نظر جما کر دیکھنے اس سے آزادانہ بات چیت کرنے ...... ناچنے گانے ...... اور دیگر جرائم کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارتکاب کرنے کی جھجک ختم ہو جاتی ہے۔صرف یہی نہیں ، ایمان اور حیا کا چولی دامن کا ساتھ ہے جب حیا نہ رہے تو ایمان ہی نہیں رہتا۔رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

" اَلْحَیَاءُ وَالْاِیْمَانُ قُرَنَاءَ فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُ هُمَا رُفِعَ الْآخَرُ " ۔

(مستدرک حاکم، کتاب الایمان، صحیح بشرط مسلم و بخاری)

" حیا اور ایمان دونوں قرین ہیں، جب ایک اٹھتا ہے تو دوسرا بھی اٹھتا ہے۔" [تفصیل کے لیے دیکھیے : حیا، گفتگو اور تحریر]

○ موسیقی:

ٹی وی کا ہر پروگرام، ہر اشتہار اور ہر وقفہ موسیقی پر مشتمل ہوتا ہے۔موسیقی کے باقاعدہ پروگرام اس کے علاوہ ہیں۔جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" میری امت کے لوگ ضرور شراب پیئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے۔ ان کے سروں پر آلاتِ موسیقی ہوں گے اور گلوکارائیں (گانے والی لونڈیاں) ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض افراد کو بندر اور بعض کو سُور بنا دے گا۔(سنن ابنِ ماجہ: ۴۰۲۰۔البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

نیز فرمایا:

" جہاں گھنٹا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔"

(صحیح مسلم، کتاب اللباس)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[تفصیل کے لیے دیکھیے، ''طاؤس ورباب'' مطبوعہ مشربہ علم وحکمت]

○ نسب بدلنا:

ڈراموں میں جو حقیقی باپ نہیں ہوتا اس کی طرف نسبت کی جاتی ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے، اس پر جنت حرام ہے''۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الآداب: ۴۲۶۸)

○ فرضی نکاح اور طلاق:

ڈراموں میں ایک دوسرے کے ساتھ نکاح اور طلاق کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ ایک ڈرامے میں ایک عورت کسی کی بیوی ہوتی ہے اور دوسرے ڈرامے میں کسی دوسرے کی، بعض اوقات کسی ڈرامے میں عورت ایک مرد کی بہن کا کردار ادا کرتی ہے اور دوسرے ڈرامے میں بیوی کا یا ماں کا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کی حقیقت تو حقیقت ہے جب کہ ان کا مذاق بھی حقیقت ہے (یعنی وہ ہنسی مذاق میں بھی نافذ ہو جاتی ہیں) نکاح، طلاق، اور رجعت'' (سنن ابی داوٗد، تفریع ابواب الطلاق: ۱۹۲۰)

مذاق میں ڈرامہ، افسانہ یا فرضی کردار بھی شامل ہے۔ علماء اس پر متفق ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

○ عورت کا ننگا لباس:

'' لباس کا مقصد ستر پوشی ہے۔'' (الاعراف : ۲۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ ٹی وی پر آنے والی عورت کا گلا، سر، سینہ، بازو، عموماً پوری طرح ننگے ہوتے ہیں اور اگر ان پر لباس ہو تو وہ بھی اتنا باریک ہوتا ہے کہ جسم اندر سے جھانک رہا ہوتا ہے۔ ایسی عورتوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وہ عورتیں جو پہنتی ہیں مگر ننگی ہیں، خود مردوں کی طرف میلان رکھنے والیاں، اور انہیں اپنی طرف مائل کرنے والیاں ہیں۔ ان کے سر بُختی اونٹ کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں، وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی ان کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہو گی۔'' (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ) (بعض روایات میں ہے کہ پانچ سو سال کی مسافت کی دوری ہے) [تفصیل کے لیے دیکھیے: عورت کا لباس]

○ مرد کا ننگا لباس:

بعض کھیلوں میں مردوں نے چست پتلون یا جانگیہ پہن رکھا ہوتا ہے لیکن یہ لباس ننگا ہونے کے مترادف ہے جس کی دلیل یہ روایت ہے۔

''جو کچھ ناف سے گھٹنے تک ہے، وہ چھپانے کے لائق ہے۔''

(ابوداؤد، کتاب اللباس)

جُرہد اصحابِ صفہ میں سے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ میری ران ننگی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران بھی ستر میں شامل ہے۔

(ابوداؤد، کتاب اللباس: ۴۰۱۴۔ بخاری تعلیقاً: ۳۷۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ ہنسانے کے لیے جھوٹ:

مزاحیہ اور طنزیہ پروگرام ٹی وی کا لازمی حصہ ہیں، جن میں دوسروں کو ہنسانے کے لیے جی بھر کر جھوٹ بولا جاتا ہے، لطیفے اور چٹکلے سنائے جاتے ہیں، ساتھ ساتھ آنکھ، ہاتھ اور دیگر جسمانی اعضاء کے ساتھ بھونڈی حرکتیں کی جاتی ہیں تاکہ ناظرین دیکھ دیکھ کر دل کھول کر انہیں داد دے سکیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ایک ارشاد کا مفہوم یہ ہے۔

''اس شخص کے لیے ہلاکت (یا جہنم کی وادی ''ویل'') ہے جو جھوٹی باتیں لوگوں کو ہنسانے کے لیے کرتا ہے۔ اس کے لیے ہلاکت (ویل) ہے، اس کے لیے ہلاکت (ویل) ہے۔'' (سنن ترمذی، ابواب الزھد، ماجاء فی تکلم بالکلمة لیضحک الناس)

○ تصویر:

رسول اللہ ﷺ کی متعدد احادیث کے مطابق جاندار کی تصویر رکھنا درست نہیں جب کہ ٹی وی تصویر کے بغیر ممکن نہیں بلکہ لوگ تصویر دیکھنے کے لیے ٹی وی خریدتے اور دیکھتے ہیں ورنہ بغیر تصویر کے ریڈیو بھی ٹی وی کی جگہ کام دے سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

'' اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُضَاهِئُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰہِ ''.

(متفق علیہ)

'' قیامت والے دن سخت ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفت تخلیق میں نقل اتارتے ہیں۔ ان سے کہا جائے گا ان میں جان ڈالو جنھیں تم نے بنایا ہے۔ (بخاری: ۵۹۵۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے کہا: اللہ فرماتا ہے:

" وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِيْرَةً. "۔

" اس سے بڑا ظالم کون ہے جو عملِ تخلیق میں میرا مقابلہ کرے، انہیں چاہیے کہ ایک چیونٹی یا ایک گندم یا جو کا ایک دانہ پیدا کر کے دکھائیں۔"
(مسلم: ۵۵۱۰، بخاری: ۵۹۵۳)

نیز ارشاد ہے:

" جس شخص نے کوئی تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور اس بات کا مکلّف ٹھہرایا جائے گا کہ وہ اس تصویر میں روح پھونکے اور وہ پھونکنے والا نہیں ہو گا۔" (مسلم، کتاب اللباس والزینہ) [تفصیل کے لیے دیکھیے تصویر ایک فتنہ]

○ غیر محرم کی طرف دیکھنا:

ٹی وی اجنبی مردوں اور عورتوں کی تصویریں پیش کرتا ہے اور وہ بھی ایسی متحرک گویا ان کو اپنے سامنے چلتے پھرتے دیکھ رہے ہیں، جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" ایک نظر کے بعد دوسری نظر مت ڈالو، پہلی نظر تو تمہارے لیے معاف ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن دوسری نظر معاف نہیں ہے۔''

(مسند احمد وسندہ صحیح: ۳۵۳۔ ابوداؤد: ۲۱۴۹۔ ترمذی: ۲۷۷۸)

نیز فرمایا:

'' آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے''۔ (ایک طویل حدیث کا حصہ، صحیح بخاری کتاب الاستیذان)

اکثر کہا جاتا ہے کہ یہ کوئی حقیقی آدمی تو نہیں لیکن اس تصویر میں بات کرنے والے اسی طرح بولتے اور مخاطب کرتے ہیں جیسے کوئی سامنے ہو اور اس کی ہی انہیں مشق کرائی جاتی ہے۔ اسی بنیاد پر ان کو رکھا جاتا ہے اور حقیقتاً ناظرین ان کے اس مخاطبانہ انداز ہی سے محظوظ ہوتے ہیں، دوسرے جس کی تصویر دیکھی جارہی ہے اسے اصل شکل میں کبھی دیکھا جائے تو اس کے لہجے، شکل وصورت اور قدوقامت میں کوئی فرق نہیں ہوتا اور دیکھتے ہی ناظرین پہچان لیتے ہیں۔

یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ ٹی وی پر آنے والا ناظرین کو خود تو نہیں دیکھتا، صرف ناظرین اس کی متحرک تصویر دیکھتے ہیں، لہٰذا یہ غلط کیسے ہوا؟

شیخ الحدیث مولانا محمد فرید ماہنامہ '' الحق '' میں اس کا جواب یوں دیتے ہیں۔

'' عکس، تصویر اور بت کا دیکھنا ممنوع نہیں البتہ اگر ان کو دیکھنے میں مفسدہ موجود ہو مثلاً یہ دیکھنا کہ شیطانی تفریح اور شیطانی لذّت حاصل کرنے کے لیے ہو تو ممنوع ہوگا۔ بخاری شریف کی حدیث میں وارد ہے:

'' لا تبا شر المرأة فتنعتها لزوجها كانه ينظر اليه .'' (ح: ۵۲۴۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی کوئی عورت کسی عورت سے خلاملاء نہ کرے، حتیٰ کہ اس کے بعد یہ عورت اپنے خاوند کے سامنے اس دوسری کے اعضاء کی ترجمانی ایسے کرے، گویا کہ یہ خاونداس کو دیکھ رہا ہے۔'' اس حدیث کی بنا پر جب بیوی کی ترجمانی سے خاوند کے دماغ میں اجنبی عورت کی خیالی صورت سے لذّت حاصل کرنا شنیع اور منکر ہوا تو آنکھوں سے دکھائی دینے والا عکس اور تصویر سے یہ لذّت حاصل کرنا بطریقِ اولیٰ شنیع اور منکر ہوگا اور اس میں مفسدہ کا خطرہ زیادہ ہے۔''

(ٹی وی اور ریڈیو کا شرعی حکم، مولانا افضال احمد صاحب)

○ عورت کا مردوں جیسی اور مرد کا عورتوں جیسی شکل بنانا:

ٹی وی ڈراموں میں بالخصوص اور عام طور پر کام کرنے والے مردوں کی ۷۵٪ تعداد داڑھی اور مونچھ کے بغیر ہوتی ہے گویا وہ اپنے آپ کو عورت باور کراتے ہیں۔ بقیہ میں سے ۲۳٪ وہ لوگ ہیں جو عادتاً اپنا کردار ادا کرنے کے لیے مونچھ رکھتے ہیں۔ جب کہ ۲٪ کی داڑھی دکھائی جاتی ہے وہ بھی نقلی داڑھی اور ہمیشہ اس کردار کی داڑھی دکھائی جاتی ہے جو مضحکہ خیز حرکات کرتا ہو یا اس کردار کو تضحیک کا نشانہ بنانا مقصود ہو گویا اصلاً تمام کردار زنانہ شکل پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اسی طرح اکثر لڑکیاں لڑکوں کی طرح جینز اور پتلون پہنے مختلف محکموں میں کام کرتے یا پھر مختلف گیمز کھیلتے دکھائی جاتی ہیں گویا وہ خود کو مرد کا ہم پلّہ اور ہم شکل محسوس کرواتی ہیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے عورتوں میں سے مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں اور مردوں میں سے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔ ''(ابوداوٗد: ۴۰۹۸۔ ابنِ ماجہ: کتاب النکاح ۱۹۰۲۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: صنفِ مخالفت کی مشابہت)

○ عورت کی لوچدار آواز:

قرآنِ حکیم میں عورت کو خاص طور پر تاکید کی گئی ہے کہ وہ اجنبی مردوں کے ساتھ گفتگو کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو آواز میں کسی قسم کی لوچ، مٹھاس یا ایسا لہجہ اختیار نہ کرے کہ مرد اس کی آواز سے متاثر ہو اور اس میں (دل کا) مرض (گناہ) ابھر آئے اور وہ مزید کسی بری حرکت کی طرف پیش قدمی کر بیٹھے۔ حکم ہے:

'' فَلاَ تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِىْ فِىْ قَلْبِهٖ مَرَض '' وَ قُلْنَ قَوْلاً مَّعْرُوْفاً .'' (الاحزاب : ۳۲)

''تم (نامحرم مرد سے) بولنے میں (جب کہ بہ ضرورت بولنا پڑے) نزاکت مت کرو، اس سے ایسے شخص کو (طبعاً) خیالِ فاسد پیدا ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی ہے اور قاعدہِ (عفت) کے موافق بات کہو۔''

لیکن ٹی وی پر خواتین کی یہ خاص خوبی نوٹ کی جاتی ہے کہ وہ خوش شکل ہوں، خوش آواز ہوں، مسکرا کر بات کرنے اور دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا گُر جانتی ہوں۔ جب کہ اسلام کے تمام احکامِ ستر وحجاب اور احکامِ نکاح اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماری سے بچانے کے لیے ہیں۔ ٹی وی ان تمام احکامات کو بالائے طاق رکھ کر یہ گھناؤنا کام کرتا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: آواز کا فتنہ)

○ کارٹون:

ٹی وی کا بچوں میں مقبول پروگرام کارٹون ہے۔ اس میں جو مذکر اور مؤنث شکلیں دکھائی جاتی ہیں وہ ادھوری، بھونڈی اور مضحکہ خیز ہوتی ہیں۔ گویا یہ ''احسن تقویم'' انسان کا کھلم کھلا مذاق اور اللہ تعالیٰ کی صفتِ تخلیق کا استہزاء ہے۔ شیطان نے مردود ٹھہرنے کے بعد جن مکروہ عزائم کا اظہار کیا تھا ان میں ایک یہ بھی تھا۔

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا. (النساء:۱۱۹)

''اور میں ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ان کو ضرور یہ حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کردہ چیز کو بدل دیا کریں اور جو شخص اللہ کے سوا کسی کو اپنا دوست بنائے وہ صریح گھاٹے میں ہے۔

[تفصیل کے لیے دیکھیے: بصری ابلاغ کے بچوں پر اثرات]

○ سگریٹ پینے کی ترغیب:

ٹی وی کے اشتہارات میں سگریٹ ساز کمپنیاں خصوصاً حصہ لیتی ہیں بلکہ اہم کھیلوں کے پروگرام انہی کے تعاون سے جاری کیے جاتے ہیں۔ ان اشتہارات کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ دیکھ کر سگریٹ پینے کی ترغیب ملتی ہے۔ جب کہ حقّہ نوشی اور سگریٹ حرام بھی ہے اور صحت کے لیے انتہائی مضر بھی۔ سگریٹ نوشی کے اشتہارات میں مرد و عورت کو خوشگوار موڈ میں ہنستے مسکراتے لطف اندوز ہوتے دکھایا جاتا ہے، گویا ایک گناہ نہیں ساتھ دوسرے گناہ پر بھی اکسایا جاتا ہے۔

○ کفّار کی مشابہت:

ٹی وی پر تقریباً ۹۹٪ جو رسم و رواج اور تہذیب و ثقافت دکھائے جاتے ہیں ان میں کفّار یا اہلِ کتاب کی مشابہت ہی دکھائی جاتی ہے۔ مثلاً:

عورتوں کا ننگے سر، کھلے چہرے کے ساتھ آنا، انگریزی طرزِ تعمیر، انگریزی یا ہندوانہ لباس، انگریزوں کی طرح کندھے اُچکا کر بات کرنا، ہندو اور عیسائیوں کی طرح مرد کا بغیر داڑھی اور مونچھ کے آنا، شادی بیاہ کی رسمیں، ہندو یا عیسائی مذہب کے مطابق دکھانا...... جب کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ. " (ابوداؤد:۴۰۳۱)

" جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔ "

○ آیات اللّٰہ کا استہزاء:

ٹی وی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔ اذان کے وقت اذان بھی دی جاتی ہے۔ قرآن پاک پڑھانے اور دینی مسائل بتانے کا بھی پروگرام ہوتا ہے۔ قرآن ہی کی روشنی میں ان کے علاوہ بقیہ تمام پروگرام ناجائز ہیں، اس کے باوجود یہ سلسلہ بند نہیں کیا جاتا۔ گویا پہلے سے طے شدہ ہے کہ آیاتِ الٰہیہ پر عمل نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا بلکہ ان کا استھزاء کرنا ہے۔اس کا اظہار پاکستان میں ٹی وی کی پالیسی وضع کرنے والی سب سے پہلی کمیٹی نے بھی واشگاف الفاظ میں کیا تھا:

’’نئے میڈیا کے ساتھ نئے ذہنوں کو نہ صرف فرسودہ خیالات اور مردہ تصوّرات سے نجات دلانے کے لیے استعمال کیا جائے گا بلکہ ان کو پوری قوم کے محسوسات اور طرزِ فکر کو بدلنا ہوگا۔آپ اس مقصد کو اس طرح پورا کر سکتے ہیں کہ منافقت اور تضادِ کردار کے لیے منفی ڈرامہ کرداروں کے داڑھی لگائیے۔مضحکہ خیز کرداروں اور افراد کو مشرقی لباس پہنائیے۔‘‘(بہ روایت ’’شمیم احمد‘‘ سابق پروفیسر جامعہ کراچی شعبہ اردو جو خود اس نشست میں شامل تھے)

○ علمائے سوٗ کی حوصلہ افزائی:

ٹی وی چونکہ خود اسلام کی رو سے ایک ممنوع کام ہے لیکن وہ خود کو نہ صرف مباح بلکہ اسلام کا مبلغ باور کرانا چاہتا ہے لہٰذا اسے ایسے مولویوں کی ضرورت ہوتی ہے جو صرف اس کی پالیسی اور مرضی کے مطابق دین کی تشریح کریں۔ نام اور پیسے کے لالچ میں اکثر علماء یہ کر گزرتے ہیں۔ اس طرح معاشرے میں علمائے سوٗ کی ایک کھیپ تیار کر دی گئی ہے اور یہ ٹی وی کی بنیادی پالیسی کا ایک حصہ ہے۔

زیڈ اے بخاری کراچی پی.ٹی.وی. کے منیجر اوّل نے ٹی وی کی پالیسی بیان کرتے ہوئے کہا:

’’میں آپ میں سے ہر اس لکھنے والے کو اپنے پروگرام کے معاوضے کے علاوہ سو روپیہ ماہوار دوں گا جو عربی پڑھے گا۔ہم یہ چاہتے ہیں کہ ٹی وی اور ریڈیو ایسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

افراد کو بحیثیت عالم اور جدید مفکّر کے پیش کر سکیں اور ان تمام ملّاؤں کے اثرات دور کر سکیں جو مذہب کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔ آپ کو مذہب کی خرافات سے معاشرے کو نجات دلانے کا کام کرنا ہے اور اسی لیے ہم اس ادارے سے جدید ذہنوں کو آگے لانا چاہتے ہیں''۔

○ دکھاوے کی عبادات:

مناسکِ حج، محافلِ شبینہ، تراویح، صلوٰۃ العیدین، اذان، تجوید وقرأت کے پروگرام بھی پیش کیے جاتے ہیں لیکن صرف دکھانے کے لیے...... عمل کرنے یا دوسروں سے عمل کروانے کی تڑپ پیش کرنے والوں میں ہرگز موجود نہیں ہوتی۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ ٹی وی کے تمام ذمہ داران اور فنکار اسلامی حُلیے، اسلامی شعار اور اسلامی تعلیم سے بے گانہ ہوتے ہیں۔ شدّاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

'' جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔''

(مسند احمد)

اور ٹی وی میڈیا تو ہے ہی دکھانے والا اور ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہوئے دیکھنے والے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ تبذیر:

ٹی وی پروگراموں میں لباس، رہائش، خوراک غرض جو کچھ بھی دکھایا جاتا ہے، اس میں اسراف اور تبذیر نمایاں ہوتے ہیں اور اسی اسراف وتبذیر کی وجہ سے لوگ اسے پسند بھی کرتے ہیں، جب کہ اسلام سادہ طرزِ زندگی کی نہ صرف ترغیب دیتا ہے بلکہ حکماً اسراف تبذیر، اور نمائش کو ترک کر دینے کے لیے کہتا ہے اور ان کے ارتکاب پر عذابِ شدید کی وعید سناتا ہے۔ حکمِ الٰہی ہے:

”وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا. اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ.“

”اور بے موقع مت خرچ کرو، بے شک بے موقع خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔“ (بنی اسرائیل: ۳۷، ۳۸)

ٹی وی کے ذمہ داران کی یہ بنیادی پالیسی بھی ہے، چنانچہ ذوالفقار علی بخاری نے ٹی وی کے مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا تھا۔

”یاد رکھیے آپ کو اپنے تمام کرداروں اور اناؤنسرز کو وہ لباس پہنانا ہے جو ہمارے ترقی یافتہ معاشرے میں سو سال بعد رائج ہونا چاہیے اور جواب ایک فی صد (1 %) اوپر کے طبقے میں رائج ہے۔“

(روایت شمیم احمد مرحوم پروفیسر جامعہ کراچی شعبہِ اردو)

ان تمام توضیحات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ٹی وی ایک آلۂ معاصی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

معاشرے میں ٹی وی کا اثر ورسوخ

اللہ تعالیٰ نے شیطان کو قیامت تک مہلت دیتے ہوئے فرمایا:

" قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاءُ كُمْ جَزَاءً مَّوْفُوْراً ٥ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَايَعِدُهُمُ الشَّيطَانُ اِلَّا غُرُوْراً. " (بنی اسرائیل : ۶۴)

"جو شخص ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو تم سب کی جزا جہنم ہے اور وہ پوری پوری سزا ہے۔ اور ان میں سے تو جس کو بہکا سکے اپنی آواز سے بہکاتا رہ اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں کو چڑھا کر لاتا رہ اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ اور شیطان جو دعوے ان سے کرتا ہے سب دھوکہ ہے۔"

اس آیت میں مندرجہ ذیل چیزوں کا ذکر ہے:

(1) شیطان کا اپنے سواروں اور پیادوں کے ساتھ حملہ کرنا......یعنی انسانوں میں ایسے ساتھی چننا جو لوگوں کو گمراہ کریں۔

(2) لوگوں کے مال میں شرکت کرنا یعنی انہیں اسراف اور تبذیر پر ابھارنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(3) اولاد میں شرکت کرنا ......یعنی اولاد کو گمراہ کرنا......خراب کرنا...... اور کبھی زیادہ اولاد پر فخر و مباہات دلانا ......اور کبھی کم اولاد کی ترغیب دینا۔

اس روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ ٹی وی ہمارے چاروں طرف اپنے پنجے مضبوطی سے گاڑ چکا ہے، اس کے ہزاروں شواہد موجود ہیں:

(1) مکان میں حصہ:

جہاں کچن، بیڈروم، ڈرائینگ روم، باتھ روم ......ضروریاتِ رہائش میں شامل ہیں، وہاں زیادہ اہمیت ٹی وی لاؤنج کو حاصل ہے، یہ اتنا اہم ہے کہ تمام اہلِ خانہ ......بیوی، بچے، مہمان، دوست اسی میں مل بیٹھ کر ٹی وی کا نظارہ کرتے ہیں۔ بلکہ اب امرا میں ہر کمرے میں ٹی وی رکھنے کا رواج ہو چکا ہے۔

(2) آمدنی میں حصہ:

ہر شخص ٹی وی کی قیمتِ خرید......اس پر بجلی کا خرچ......ڈش انٹینا اور وی سی آر کا خرچ......ٹی وی رکھنے کے لیے میز کا خرچ......ٹی وی اور میز پر ڈالنے کے لیے غلاف کا خرچ......مرّمت کا خرچ......سالانہ ٹیکس کے اخراجات برداشت کر کے اپنی آمدنی میں اسے شریک کرتا ہے۔

(3) وقت میں حصہ:

اوسطاً ہر شخص ایک گھنٹہ سے لے کر چھ گھنٹے تک ٹی وی کی نشریات دیکھ کر اپنے وقت میں اس کو حصہ دار بناتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(4) دوستی میں شراکت:

تمام دوستوں کی دوستی سے زیادہ ٹی وی کی دوستی کو اہمیت دی جاتی ہے، جس کا ثبوت یہ ہے کہ ہر شخص من پسند پروگرام کے وقت سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس کے سامنے آ بیٹھتا ہے۔

(5) آرام میں اشتراک:

ٹی وی زدہ معاشرے نے رات کو دیر سے سونے کا معمول بنا لیا ہے جس کی وجہ سے صبح دیر سے اٹھا جاتا ہے۔ اسی طرح صحت اور سکون میں سے ٹی وی اپنا حصہ وصول کر لیتا ہے۔

(6) رشتوں میں اشتراک:

پہلے لوگ عزیزوں اور اہلِ خانہ کے ساتھ وقت گزارتے تھے۔ خصوصاً رات کو سونے سے قبل گھر بھر کی باہمی نشست ہوتی تھی۔ جس میں گھریلو مسائل، بچوں کی پڑھائی، باہم مذاکرے، مباحثے، کہانی کہنے سننے اور پہیلیاں بوجھنے کا دور چلتا تھا۔ اب یہ وقت ٹی وی نے اُچک لیا ہے۔ اب عزیز اور اہلِ خانہ مل کر بیٹھیں بھی تو ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر ہی وقت گزارتے ہیں۔

ٹی وی کی تعظیم:

o بلند جگہ:

ٹی وی کو رکھنے کے لیے گھروں میں بلند جگہ کا انتخاب کیا جاتا ہے حالانکہ بلند جگہ حاصل کرنے کا حق صرف ان چیزوں کو ہے جن کی تعظیم واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس سلسلے میں فرمایا ہے:

" ذَالِکَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَامِنْ تَقْوَی الْقُلُوْب".

(الحج:۳۲)

"یہ بات بھی ہو چکی اور جو شخص دینِ حق کی ان مذکورہ یادگار کا پورا لحاظ رکھے گا تو ان کا یہ لحاظ رکھنا اللہ تعالیٰ سے دل کے ساتھ ڈرنے سے ہوتا ہے۔"

یوں تو شعائر میں بہت سی چیزیں شامل ہیں لیکن جنہیں بالا رادہ بلند جگہ پر بطور تعظیم رکھنا چاہیے۔ ان میں قرآن مجید، احادیث کی کتب اور دینی کتب شامل ہیں۔ اکثر گھروں میں ٹی وی سٹینڈ کے اوپر اور دینی کتب اس کے نیچے شیلف میں رکھی ہوئی دیکھی ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک

عظمت کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ ان شعائر کے متعلق اللہ نے جو کچھ فرمادیا ہے اس کو حق سمجھتے ہوئے اس پر عمل کیا جائے اور اللہ کے فرمان کے مقابلے میں کسی چیز کو اہمیت نہ دی جائے۔

o سمع (غور سے بات سننا):

جس کی تعظیم کی جاتی ہے اس کی بات بھی غور سے سنی جاتی ہے، اسی لیے اہلِ ایمان نے دعوتِ اسلام پر کہا:

" وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْر".

"ان سب نے یوں کہا کہ ہم نے آپ ﷺ کا ارشاد سنا اور خوشی سے مانا۔ ہم آپ کی بخشش چاہتے ہیں، اے ہمارے پروردگار اور آپ ہی کی طرف ہم سب کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوٹنا ہے۔'' (البقرہ:۲۸۵)

جب کہ منافقینِ بنی اسرائیل کے بارے میں فرمایا کہ وہ کہتے ہیں:

" سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا " ''ہم نے سن لیا اور نافرمانی کی۔''

ٹی وی پر فرمانِ الٰہی سنانے کے باوجود جی بھر کر اس کی نافرمانی کی جاتی ہے یا نہیں۔ جواب ہمیں خود سوچنا ہے۔

○ ٹی وی کی تقلید:

جو مسئلہ ٹی وی پر مولانا صاحب بتا دیں وہ لوگوں کے لیے پتھر پر لکیر بن جاتا ہے۔ لوگ بڑے اعتماد سے کہتے ہیں کہ ٹی وی پر فلاں مسئلہ بتایا گیا تھا...... بال بنانے ...... ناچنے گانے ...... چلنے پھرنے ...... ہنسنے ہنسانے ...... چیز خریدنے اور بیچنے ...... مکان بنانے ...... غرض ہر کام کا وہی طریقہ اپنایا جاتا ہے جو ٹی وی بتا دے ...... ضروریاتِ زندگی کی وہی فہرست سامنے رکھی جاتی ہے جسے ٹی وی مشتہر کر دے۔ ویسی ہی بیویوں اور شوہروں کا انتخاب کیا جاتا ہے جو ٹی وی ڈرامے بتا دیں ...... بچے اتنے ہی رکھے جاتے ہیں ...... جتنے ٹی وی کہہ دے ...... رسم شادی کی ہو یا مرنے کی، وہی دہرائی جاتی ہے جسے ٹی وی دکھائے۔

○ فنکاروں سے محبت: www.KitaboSunnat.com

ٹی وی ناظرین میں سے اکثر کی پسند یا محبت کا محور فنکاروں کی زندگی ہے۔

ان کی ایک جھلک تک دیکھنے کے لیے لوگ بے قرار ہو جاتے ہیں۔

''حسن جہانگیر'' نامی گلوکار نے 'اوپرا' کے نام سے ریکارڈنگ کروائی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خاصا مقبول ہو گیا۔ پھر اسے ''لیس سرنوسر'' پروگرام میں مدعو کیا گیا۔ اس کے بعد اسے لاتعداد خط موصول ہوئے۔ جن میں سے کچھ خواتین کا انداز اس طرح تھا:

'' آپ کی ٹی وی کے پروگرام '' لیس سرنوسر'' میں آمد اس قدر اچانک ہوئی کہ کچن کا کام وہیں ادھورا چھوڑ کر آپ کی آواز پر لپک پڑیں اور ٹی وی سکرین کے سامنے بیٹھ گئیں لیکن افسوس کہ مختصر وقت میں گیت ختم ہو گیا، جس کی تشنگی ابھی آنکھوں میں باقی ہے۔'' (بحوالہ روزنامہ جنگ)

آج بچے بچے کو فنکاروں کے نام یاد ہیں۔ ان کے انٹرویو پڑھنے اور انہیں ایک جھلک دیکھنے کی خواہش انہیں بے قرار رکھتی ہے۔ جب کہ انبیاء کرام، صحابہ، تابعین، محدّثین اور فقہا کے ناموں سے ایک فی صد بھی واقف نہیں...... دعویٰ تو عشقِ رسول ﷺ کا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ کے بھی نام یاد نہیں۔ ادھر فنکاروں کی محبت کا یہ عالم کہ صرف ان کی تصویر دیکھنے اور خبر پڑھنے کے لیے گھنٹوں وقت اور بیسیوں روپے ضائع کیے جاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم ٹی وی کیوں دیکھتے ہیں؟

کام اچھا ہو یا بُرا اس کے کرنے والوں یا نہ کرنے والوں کے پاس اپنے حق میں دلائل ضرور ہوتے ہیں۔ چاہے وہ تنکے کی طرح بے وزن ہوں یا انتہائی موزوں اور ٹھوس۔ ہمارے معاشرے میں جن گھروں میں ٹی وی موجود ہے یا جو لوگ ٹی وی دیکھتے ہیں، وہ بھی کچھ نہ کچھ دلائل پیش کرتے ہیں۔ زیرِ نظر سطور میں ان کے دلائل کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

○ بچوں نے ضد کی تھی:

ٹی وی رکھنے والوں میں سے ۵۰٪ لوگوں کا یہی کہنا ہے، یہ اپنی غلطی کے اعتراف کا ایک عمومی جملہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ بچے تو ضد کرتے ہیں۔ کیا والدین ان کی ہر ضد پوری کر دیتے ہیں؟

اگر ایک بچہ زہر کھانے کی ضد کرے تو کیا والدین مان لیں گے؟ نہیں! بلکہ وہ اسے زہر کے اثرات سمجھائیں گے۔ اسے زہر لا کر نہیں دیں گے بلکہ اس کی حفاظت کڑی کر دیں گے تاکہ وہ ضد میں آ کر موقع ملنے پر زہر کھا ہی نہ بیٹھے۔ ٹی وی بھی ایک پُرفریب اور دلکش زہر ہے جو دین، اخلاق اور صحت سب کو بگاڑ کر رکھ دیتا ہے۔ اتنے بڑے نقصانات اٹھا کر بچے کی اس مہلک ضِد کو پورا کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ بچوں پر ٹی وی کیسے کیسے اثر انداز ہو رہا ہے اس کی تفصیلات آئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزاخبارات میں آتی رہتی ہیں۔ چند خبریں ملاحظہ کیجئے:

''ترانا سے ڈیڑھ سو کلومیٹر دور ایک گاؤں میں آباد ایک خاندان ٹی وی پر فلم دیکھ رہا تھا جس میں ایک اداکار کو پھانسی دی جاتی ہے، اس دوران میں بچہ گھر والوں سے اداکار کی موت سے متعلق استفسار کرتا رہا۔ دوسرے روز بچہ چھت سے رسی لٹکا کر فلم میں دیکھے ہوئے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ ایسا ہی ایک واقعہ چند ماہ قبل پاکستان میں بھی ہوا جب ٹی وی پر ڈرامہ ''ہوائیں'' میں پھانسی کا سین دکھایا گیا تھا۔'' (بیدار ڈائجسٹ، دسمبر ۱۹۹۵)

اوجیورگ یونیورسٹی کے پروفیسر قرمزے نے اپنی نو سالہ سروے رپورٹ میں کہا ہے کہ:

''پرائمری سکول کے جرمن بچوں میں سے ۵۵٪ ایک ہفتے میں تیس گھنٹے ٹی وی دیکھنے میں گزارتے ہیں۔ ۲۵٪ بچوں نے ایسی فلمیں دیکھیں جو تشدّد پر مبنی تھیں۔ ٹی وی کے یہ مناظر بچوں کی روزمرہ زندگی میں تشدّد کا موجب ہیں۔ چنانچہ دس لاکھ افراد نے احتجاج کیا کہ ٹی وی پر یہ مناظر نہ دکھائے جائیں۔ (مغرب کے معصوم بچے ، از عبد الغفار عزیز، ماہنامہ ترجمان القرآن ، مارچ ۱۹۹۵ء)[تفصیل کے لیے دیکھیے: ٹی وی اور وڈیو کے اثرات بچوں پر]

○ بچوں کو کارٹون لگا کر دیں تو تنگ نہیں کرتے:

بعض والدین کا کہنا ہے کہ بچے تنگ کرتے ہیں، اودھم مچاتے ہیں۔ گھر چھوٹا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، کھیلنے کے لیے جگہ نہیں۔ ان کو بہلانے اور کھلانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ انہیں ٹی وی کے سامنے بٹھا دیا جائے۔

بچے تنگ کیوں کرتے ہیں؟ اس کے اسباب کیا ہیں؟ یہ جاننا اور بچوں کو بہلانا والدین کی ذمہ داری ہے۔ اس کا یہ حل تو نہیں کہ انہیں ہلاکت میں دھکیل دیا جائے ،ان کے دین، اخلاق اور صحت کو گھنٹہ بھر کی تنگی سے گھبرا کر عمر بھر کے لیے داؤ پر لگا دیا جائے۔ بہلانے کے اور بہت سے طریقے ہیں۔ والدین اس دنیا کے آغاز ہی سے بچوں کو کھلانے کے مختلف طریقے اپناتے چلے آرہے ہیں۔ اس دور میں تو کھیلوں اور کھلونوں کی کوئی کمی ہی نہیں۔

ہم نے ایسے بھی والدین دیکھے ہیں جو بچوں کو کاغذ اور کتاب دے دیتے ہیں، بچے انہی سے کھیلتے اور ان ہی کو پڑھ کر دل بہلاتے ہیں، ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے تلاوت، ترانے سنتے ہیں، یہاں تک کہ چھ ماہ کا روتا ہوا بچہ بھی تلاوت سنتے سنتے آرام سے سو جاتا ہے۔ آپ بچوں کو بچپن سے جو عادت ڈالیں گے وہی اس کی عادت بنے گی۔ لہٰذا ٹی وی دیکھنے کی عادت ڈالنا والدین کی اپنی غلطی ہے بچوں کی نہیں۔

○ بچوں کو صرف کارٹون دیکھنے کی اجازت:

بعض لوگ صفائی پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم بچوں کو صرف کارٹون دیکھنے دیتے ہیں، مراد یہ کہ کارٹون اتنے ضرر رساں نہیں جس قدر دوسرے پروگرام......

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرا سوچیۓ! کیا کارٹون غیر حقیقی دنیا کی غیر حقیقی تصویریں نہیں؟ کیا یہ بچوں کے کورے دماغ پر بے مقصد لکیریں نہیں کھینچتے؟ کیا یہ بچوں کا وقت ضائع نہیں کرتے؟ کیا ان میں مؤنث اور مذکر کا تصوّر نہیں ہوتا؟

آج ہر ماں چلّا رہی ہے "بچے پڑھتے نہیں"۔ پڑھیں کیسے؟ ان کے پڑھنے کا وقت کارٹون نے چھین لیا، ان کی پڑھنے سے دلچسپی کو ٹی وی نے اُچک لیا۔ ایک دور وہ تھا جب مائیں، دادی، نانی رات کو سونے سے پہلے بچوں کو انبیاء کی کہانیاں سنایا کرتی تھیں، بچے مدّھم لالٹین کی روشنی میں پڑھ کر معاشرے کے صالح افراد بنتے تھے، آج جس بچے کو دیکھو وہ بھانڈوں اور میراثیوں کی نقل کرتا نظر آتا ہے، اس کو ٹی وی یہ ترغیب دیتا ہے کہ کھیلنے سے انسان کو عزت اور شہرت ملتی ہے، اس لیے خوب کھیلو، ناچو، گاؤ، فنکار بنو۔ اگر تعلیمی ڈگری کی خواہش ہے تو بغیر محنت کے نقل، رشوت یا کلاشنکوف کے بل پر حاصل کرو۔

بچہ کارٹون دیکھ کر ٹی وی کے سامنے سے اٹھتا ہے تو اس کا دماغ مریخ اور مُشتری کی دنیا میں مصروفِ سیر ہوتا ہے۔ اس کے پاؤں زمین کے بجائے خلا میں پہنچنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ جب وہ ایسا نہیں کر سکتے، حقیقی دنیا میں کلاشنکوف سے سابقہ پڑتا ہے تو ضِد، حسد، والدین کی نافرمانی اور احساسِ کمتری اس کی شخصیت کا حصہ بن جاتے ہیں۔

پھر کارٹون ہے کیا؟ جس کی شکل بھی انسانی تصویر کی بھونڈی شکل ہے۔ یہ بے ڈھب صورت اللہ تعالیٰ کی تخلیق احسن تقویم کا مذاق نہیں تو اور کیا ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ ہم صرف ڈرامہ دیکھتے ہیں:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم صرف ڈرامہ دیکھتے ہیں، گویا وہ تو ایک معصوم سی چیز ہے۔ سچ کہیے کیا ڈرامہ میں وہ تمام قباحتیں نہیں ہوتیں جن سے اسلام منع کرتا ہے؟ کیا ان میں موسیقی، نامحرموں سے اختلاط، برہنہ چہرے، رومانوی قصے، اسلامی شعائر کا مذاق یہ سب کچھ نہیں ہوتا؟ کیا اس میں برائی کو دلکش بنا کر پیش نہیں کیا جاتا۔ سچ پوچھئے تو ڈرامہ معاشرے پر سب پروگراموں سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ اس میں برائی کے لوگوں کو عملی طریقے بھی سجھائے جاتے ہیں۔

روزنامہ ''خبریں'' ۷ جون ۱۹۹۴ء کی یہ خبر ملاحظہ ہو۔

''کاموں کی (این، این، آئی)'' ڈر'' فلم نے نوعمر اور منچلے نوجوانوں کو لائن مارنے کا ایک نیا انداز دے دیا ہے جس سے لوگوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کامونکی میں نوعمر اور منچلوں نے رات اور دن کی تمیز کیے بغیر شاہ رُخ سٹائل میں لائن مارنا شروع کیا ہوا ہے۔ وہ اَن دیکھے نمبر ڈائل کرتے ہیں۔ نسوانی آواز سنتے ہی شاہ رخ سٹائل میں حالِ دل سنانا شروع کر دیتے ہیں، اور مردانہ آواز سنتے ہی شاہ رُخ ہی کے انداز میں دھمکیاں دینا شروع کر دیتے ہیں، اس کام میں لڑکیاں بھی پیچھے نہیں اور وہ بھی مختلف نمبروں پر رِنگ کر کے اپنے دل کا حال سناتی ہیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ ہمارے ہاں بیرونی چینل دیکھنے پر پابندی ہے:

جی ہاں! بعض لوگ یہی کہتے ہیں:

چلیئے مان لیا کہ ہمارا ملکی چینل بڑا شریف ہے، مسلمان ہے، قومی تشخّص کا حامل ہے لیکن اس پابندی سے مراد کیا ہے؟

اگر یہ پابندی صاحبِ خانہ کی طرف سے ہے تو جب وہ موجود نہیں ہوتے تو کیا ٹی وی کو تالا لگا کر جاتے ہیں؟

اگر یہ پابندی خاتونِ خانہ کی طرف سے ہے تو وہ اپنی غیر موجودگی میں ٹی وی کو کہاں کرتی ہیں؟

اگر یہ پابندی میاں بیوی دونوں کی طرف سے ہے تو کیا بچے ان کی غیر موجودگی میں بیرونی چینل واقعی نہیں دیکھتے؟

○ ہم پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا:

ایسے کہنے والے ٹھنڈے دل سے سوچیں

☆ کیا ان کو ٹی وی پر آنے والے پروگرام اچھے اور کچھ برے نہیں لگتے؟

☆ کیا انہیں ٹی وی پر کام کرنے والوں میں سے کسی کے نقش ونگار، کسی کے کپڑے، کسی کی چال، کسی کا اندازِ گفتگو کسی کا تکیہ کلام پسند نہیں آتا؟

☆ کیا وہ کسی اشتہار کو دیکھ کر وہی چیز نہیں خرید لاتے؟

☆ ٹی وی پر آنے والوں کی شکل پہچان کر ان کا نام نہیں بتا سکتے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ کیا انہیں کسی مظلوم کردار کے ساتھ ہمدردی نہیں ہوتی؟

☆ کیا ٹی وی پر سُنی ہوئی کسی بات، یا لطیفہ، یا نکتہ، یا شعر، یا کہانی کی مثال اپنی گفتگو میں استعمال نہیں کرتے؟

☆ کوئی پروگرام دیکھ کر اس کے اچھے یا برے پہلو کو ذہن میں محفوظ نہیں رکھتے؟

☆ اگر ان میں سے ایک بات بھی موجود ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ متاثر ہوتے ہیں، تسلیم نہیں کرتے۔ اگر اس سے کچھ اثر نہیں لیتے تو اس کی خرید پر رقم کیوں خرچ کرتے ہیں؟ ماہانہ بجلی کا خرچ اور سالانہ ٹیکس کیوں ادا کرتے ہیں؟ اپنا قیمتی وقت اس پر کیوں ضائع کرتے ہیں؟ وہ اپنے گھر میں کچھ بھی فائدہ نہ دینے والی نکّمی چیز کیوں رکھتے ہیں؟

دن میں چلیئے گھنٹہ بھر ہی سہی وقت تو گزاریں ٹی وی ڈراموں، اشتہاروں اور اس پر آنے والے برہنہ چہروں کے ساتھ پھر کہیں اثر نہیں ہوتا؟

عجیب بات ہے سامنے لکڑیاں سلگ رہی ہیں اور کہتے ہیں ہم تک دھواں نہیں پہنچتا۔ جب ایک بار کسی کی جھلک دیکھ لیں تو سولہ سیکنڈ تک اس کا عکس ذہن پر رہتا ہے۔ اگر چند ثانیوں کے لیے غور سے دیکھ لیں تو وہ ہمیشہ کے لیے دماغ پر نقش ہو جاتی ہے۔

اگر اثر نہیں ہوتا تو وہ اس برائی کے ساتھ وقت گزارنا کیوں گوارا کر لیتے ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے برے اور اچھے ہم نشیں کی کیا اچھی مثال دی ہے:

صالح ہم نشیں اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے مُشک فروخت کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا اور بھٹی دھونکنے والا ۔ مشک والا یا تو تجھے مشک دے دے گا یا تو اس سے خریدے گا یا کم از کم خوشبو سونگھ لے گا اور بھٹی جھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا دھواں تیرے اندر جائے گا۔ (مسلم، ح: ۱۹۷۹)

○ ہم تو صرف وقت گزارہ کرتے ہیں:

وقت ایک قیمتی چیز ہے اور آخرت میں اس کے بارے سوال ہوگا۔ اسی لیے فرمانِ نبوی ﷺ ہے:-

" انسان کے پاؤں روزِ قیامت اپنی جگہ سے ہل نہیں سکیں گے جب تک کہ وہ پانچ چیزوں کے جواب نہیں دے لے گا جن میں پہلے دو سوال یہ ہیں:

"عمر کے بارے کہ اسے کہاں برباد کیا، جوانی کے بارے میں کہ اسے کہاں خرچ کیا"۔ (ترمذی، ح: ۱۹۶۹، حسن صحیح)

نیز وقت بھی اسی کے ساتھ گزارا جاتا ہے جس سے محبت ہو، دوستی ہو۔ کسی ناپسندیدہ چیز یا شخص کے ساتھ تو اشد مجبوری کے تحت وقت گزارا جاتا ہے اور وہ بھی کم سے کم۔

○ ٹی وی تو بس ایک تفریح ہے:

تفریح کیا ہے؟ جب جسمانی محنت یا دماغی کام کی وجہ سے تھکن ہو جائے تو کوئی ایسا ہلکا پھلکا مشغلہ اختیار کرنا جس سے فرحت کا احساس ہو اور جسم کو سکون ملے۔ یہ تو ہے ہمارے ہاں تفریح کا مفہوم۔

اس لحاظ سے کسی اچھی کتاب کا مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ بیوی بچوں کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بیٹھ کر ہلکی پھلکی گفتگو کے ذریعے دل بہلایا جا سکتا ہے لیکن اسلام نے تفریح کا یا سکون کا جو اصل ذریعہ بتایا ہے اس کا تو کوئی جواب ہی نہیں، فرمایا:

" وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا. "(السبا : ۹)

ہم نے تمہارے لیے نیند کو سکون دہ بنایا۔

" اَ لَا بِذِكْرِ اللّٰهِ لَتَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب. "(الرعد:۱۳، ۲۸)

"سنو اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے:

" جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوة ". (سنن نسائی:۳٦۸)

"میری آنکھوں کی ٹھنڈک صلوٰۃ میں ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی لختِ جگر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جسمانی تھکن سے نجات کے لیے یہ نسخہ بتایا:

" جب بستر پر آنے لگو تو ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰه اور ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ لیا کرو۔" (بخاری:۳۱۱۳، صحیح مسلم: ۱۷/ ۴۵)

ایک مسلمان کا سکون اور تفریح انہی چیزوں میں ہوتی ہے جو اس کے رب کو پسند ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اکثر گھروں میں بے دینی یا بے حیائی کے ماحول سے تنگ اور بیزار افراد کچھ وقت دین پسند دوستوں یا دینی محافل میں گزارنے جاتے ہیں تا کہ دل کو سکون میسر ہو۔

خود ہی سوچیے! بے حیائی، بے پردگی، کنجروں، میراثیوں اور بھانڈوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بھونڈی حرکتیں دیکھ کر مسلمان تفریح اور راحت حاصل کرے گا یا کئی دن کے لیے سر درد، بے چینی اور دکھ کو اپنے لیے مول لے گا۔

○ جن کو بگڑنا ہو وہ ٹی وی دیکھے بغیر بھی بگڑ جاتے ہیں:

گویا تقدیر پر انحصار کیے بیٹھے ہیں۔ یہ وہی عذر ہے جو آخرت میں مشرکین بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کریں گے۔

" لَوْ شَاءَ اللّٰه مَا اَشْرَ كْنَا وَلَا آبَاءُ نَاوَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْئٍ۔"

"اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا ہی اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے"۔ (الانعام:۱۴۹)

سب جانتے ہیں کہ موت کا جو وقت مقرر ہے اس پر موت آہی جاتی ہے۔ اس کے باوجود ہم ہر مہلک بیماری اور خطرے سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آگ لگنے، بجلی کا کرنٹ لگنے، پانی میں غرق ہونے، پھندا لگنے، گرمی سردی سے بچنے اور دیگر حادثات سے بچنے کی امکان بھر کوشش کرتے ہیں، اگر وقت پر موت نے آنا ہی ہے تو پھر ایسا کیوں؟

جب زندگی کے دوسرے معاملات میں ہم لوگ ان کاموں سے بچتے ہیں جو نقصان دہ ہیں تو پھر ٹی وی کے بارے میں یہ الٹی سوچ کیوں؟

○ ٹی وی آج کل ایک ناگزیر ضرورت ہے:

ناگزیر ضروریات صرف وہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناگزیر قرار دیا۔ ٹی وی کی غیر موجودگی سے نامعلوم صحت، آبرو یا معاش کو کون سا نقصان پہنچے گا جس کی وجہ سے اس کا ہونا ناگزیر ہے۔ اگر دنیا کی ہر اچھی اور بری چیز کو ناگزیر ضرورت سمجھ لیا جائے تو دنیا میں کسی بھی انسان کے لیے یہ ناممکن ہوگا۔

نیز بنیادی ضروریات کا تعین ایک مسلمان اپنی مرضی اور پسند کے مطابق نہیں کرسکتا بلکہ وہ دنیوی ضروریات کے تعین کے سلسلے میں بھی رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا پابند ہے۔

○ معاشرے کے ساتھ چلنے کا عذر:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دنیاداری بھی رکھنا پڑتی ہے کیونکہ اسلام بھی دنیاداری کا قائل ہے حالانکہ اسلام دنیاداری کا قائل نہیں۔ فلاحِ آخرت کا حامل ہے۔ وہ دنیا کی صرف اسی بات کو اور اتنی ہی چیز کو لینے کی اجازت دیتا ہے جتنی فلاحِ آخرت میں وہ معاون ہو۔ جب یہ محسوس ہو کہ فلاں دنیا کی چیز یا بات کی وجہ سے فلاحِ آخرت کے حصول میں کمی آتی جارہی ہے تو اسے فی الفور ترک کر دینا چاہیے۔ دنیادارانہ نظریہ تو یہ ہے کہ:

"چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی"

لیکن مسلمان اس دنیا میں ہوا کا رُخ بدلنے کے لیے آیا ہے، خود ہوا کے رخ پر بہنے کے لیے نہیں آیا۔ دنیاداری کے بارے تو رب کریم کا یہ فرمان ہے:

"وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ." (الحدید:۲۰)

"دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کے سامان کے کچھ بھی نہیں"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دنیا داروں سے اللہ تعالیٰ آخرت کے روز فرمائے گا۔

" اَذۡهَبۡتُمۡ طَيِّبٰتِكُمۡ فِىۡ حَيَاتِكُمُ الدُّنۡيَا وَاسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهَا ."

"پرے ہو جاؤ! تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیاوی زندگی میں حاصل کر چکے اور ان کو خوب برت چکے"۔ (الاحقاف: ۲۰)

دنیا کے تقاضے لامحدود ہیں۔ دنیا داری تو یہ بھی ہے کہ دعوت میں شراب پیش کی جائے، بہو بیٹیوں کو غیروں کے ساتھ ناچنے دیا جائے۔ سود کھایا جائے وغیرہ۔ اگر ہم دنیا داری نبھانے پر آئیں گے تو ہماری منزل اسلام نہیں کفر کی دلدل ہوگی۔

○ اسلام میں اجتهاد سے بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ بدل جانا چاہیے:

یہ لوگ اجتہاد کی بات ایسے کرتے ہیں جیسے وہ خود مجتہد ہیں اور انہوں نے اجتہادی علم اور بصیرت حاصل کر لی ہے۔

اجتہاد کا درجہ کب حاصل ہوتا ہے، جب تفاسیرِ قرآن اور احادیثِ رسول ﷺ آثارِ صحابہ کرام، اقوالِ فقہا اور علمائے سلف کے فتاویٰ کا علم حاصل کر لیا جائے۔

اجتہاد کو لوگوں نے بہت ہلکا کام سمجھ رکھا ہے حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حرام کردہ امور کی روشنی میں کسی جدید کام یا طریقے یا آلے کو حرام یا حلال معلوم کرنے کا منصب ہے۔ یہ اتنا نازک کام ہے کہ صحابہ کرام بھی رائے یا فتویٰ دیتے ہوئے ڈرتے تھے اور فتویٰ طلب کرنے والے کو اپنے سے زیادہ عالم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ثقہ شخص کے پاس بھیج دیتے تھے تاکہ وہ خود اس نازک ذمہ داری سے بچ جائیں۔

دورِ حاضر میں ٹی وی، اخبارات اور رسائل نے ہی یہ فضا ہموار کی ہے کہ دین پر رائے دینا ہر شخص اپنا بنیادی حق سمجھتا ہے، صرف رائے ہی نہیں بلکہ فیصلہ کُن بات کرنا اور اکثریت اسے بغیر کسی تحقیق کے باور کر لیتی ہے۔ جب کہ دیگر امور میں لوگوں کا یہ حال ہے کہ جب تک متعلقہ ماہر سے پوری طرح مشورہ نہ کر لیں اس پر عمل درآمد نہیں کرتے۔ آج ہر چیز کے اسپیشلسٹ کی اصطلاح موجود ہے۔ درزی اور موچی تک کو اپنی ضرورت کی چیز کے لیے جانچا اور پرکھا جاتا ہے لیکن دین کے احکام کو اہمیت نعوذ باللہ اتنی بھی نہیں دی جاتی اور فوراً کہا جاتا ہے اسلام میں اجتہاد ہے اور بدلتے تقاضوں کے ساتھ بدل جانا چاہیے۔

اسلام بدلتے زمانوں کے ہاتھ میں اپنی انگلی نہیں تھماتا بلکہ اسلام بدلتے تقاضوں کی کشمکش میں انسان کی انگلی پکڑ کر اسے صحیح راہ دکھاتا ہے اور یہی کام وہ محترم ہستیاں کرتی ہیں جو اسلامی اصولِ اجتہاد کے مطابق علم و فقہِ دین کی اسپیشلسٹ ہوتی ہیں۔ رہی عام لوگوں کی بات تو ان کے بارے تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:-

" وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ. "(الانعام:۱۱۷)

" اور دنیا میں اکثر لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ﷺ ان کا کہنا ماننے لگیں تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ آپ ﷺ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں۔ ''

اگر زمانے کے حالات کا اسی طرح ساتھ دیا جانے لگے تو پھر تو کوئی چیز بھی اسلامی نہ رہے۔ سب کچھ اپ ٹو ڈیٹ ہو جائے، کوئی صاحب کہیں زمانہ بدل گیا اب سود کے بغیر چارہ نہیں لہٰذا اس کے ساتھ چلو، کوئی کہہ دے روزے کا کیا فائدہ، محتاج کو کھانا کھلا دو۔

یہ ٹی وی دانش وروں ہی کا کمال ہے کہ اب سود کو تجارت، بے پردگی کو وقار، والدین کو پرانے خیالات کے لوگ، انبیاء کرام کو محض اس وقت کے مصلح، قرآنِ حکیم کو فال، اور گنڈوں کی کتاب، قربانی جیسے اہم شعار کو جانوروں اور پیسوں کا ضیاع، نکاح کو خواہ مخواہ کا بندھن، مرد اور عورت کے یارانے کو روشن خیالی، گانے بجانے اور مساج پارلروں کو ترقی پسند باور کیا اور کروایا جا رہا ہے۔

نعوذ باللہِ من ذالک۔

○ ہم صرف دینی پروگرام دیکھتے ہیں:

بعض لوگ اپنی غلطی کو ہلکا ثابت کرنے کے لیے یہ کہتے ہیں کہ ہم تو صرف دینی پروگرام دیکھتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا ان دینی پروگراموں کے دیکھنے کے لیے موسیقی سننے...... غیر محرموں کو نظر جما کر دیکھنے...... غیر محرم عورتوں کے ننگے چہرے...... خوبصورت آواز...... اور ناز و ادا دیکھنے کے مرحلے سے نہیں گزرنا پڑتا؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا خواتین دینی پروگرام پیش کرنے والے اناؤنسرز، قاری صاحب، مولانا صاحب کے چہرے نہیں دیکھتیں؟

سچ بتائیں ایک دینی پروگرام کے لیے کتنے ہی غیر دینی کام نہیں کرنے پڑتے؟

اگر دین ہی دیکھنا یا سمجھنا ہے تو پھر دیگر بے ضرر بلکہ مستحسن اور فرض و واجب ذرائع، تعلیم و تعلم، مطالعہ وغیرہ کیوں نہیں کرتے۔ یہ تمام ذرائع روزِ اوّل سے آزمودہ ہیں۔ چودہ سو سال سے دین اسلام انہی کے ذریعے اپنی حقانیت اور اپنی تعلیم پیش کر رہا ہے۔ اگر ٹی وی اشاعتِ اسلام کا اتنا ہی مؤثر ذریعہ ہے تو اس کے اس قدر عام ہونے کے باوجود اسلام کی وہ تبلیغ و تعلیم کیوں نہیں ہو سکی جو گزشتہ ادوار میں ہوتی رہی ہے۔

○ فلاں کے گھر بھی تو ہے حالانکہ وہ بڑے مولوی ہیں:

سچ پوچھئے تو خود کو تھوڑا بہت دیندار ظاہر کرنے والے...... دین کی تعلیم دینے اور حاصل کرنے والے ...... گھروں میں درس کروانے والے...... قرآن حکیم پڑھنے اور پڑھانے والے...... مساجد میں خطبہ دینے والے...... دینی کتب کی اشاعت کرنے والے اور مختلف دینی جماعتوں سے منسلک افراد...... کے گھروں میں ٹی وی کی موجودگی نے ہر عام شخص کے لیے یہ دلیل مہیا کر دی ہے کہ ٹی وی رکھنے یا دیکھنے میں کوئی برائی نہیں۔ ورنہ یہ دیندار قسم کے لوگ نہ خریدتے، نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رکھتے، نہ دیکھتے کیونکہ یہی لوگ عوام کی نظروں میں دین کے نمائندہ ہیں۔ جو یہ کریں گے لوگ اسے شرعی نقطہِ نظر سے درست سمجھیں گے جس کام سے یہ دور رہیں گے، عوام بھی اس کام سے دور رہیں گے کیونکہ عام لوگ کیا جانیں کہ یہ مفتی، فقیہ یا محدث نہیں ہیں بلکہ اسی معاشرے کا ایک حصہ ہیں۔

بہر حال اگر لوگ ان کے متعلق دین کا نمائندہ ہونے کا حسنِ ظن رکھتے ہی ہیں تو ان پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو اسلامی حدود کا پابند کریں۔ ایسے طبقوں کو مشتبھات (ایسے مشتبہ کام جن کے بارے جائز و ناجائز کا صحیح علم نہ ہو سکے) سے بچنا خصوصاً ضروری ہے۔ چنانچہ روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبید اللہ کے بیٹے طلحہ کو رنگین کپڑے پہنے دیکھا تو پوچھا کہ رنگین کپڑے کیوں پہن رکھے ہیں؟ طلحہ نے کہا! اس میں کوئی حرج نہیں یہ طین مستجر کا رنگ ہے۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''تم لوگ اس پیشوا طبقہ کے کنبہ سے تعلق رکھتے ہو جن کی لوگ پیروی کرتے ہیں، اگر کوئی جاہل یہ کپڑے دیکھے گا تو کہا جائے گا کہ طلحہ تو رنگے ہوئے کپڑے پہنتا تھا۔ لہٰذا اے میرے کنبہ والو! تم میں سے کوئی رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے خصوصاً حالتِ احرام میں''۔

(موطا امام مالک باسناد صحیح ۲۴۰/۱، المدخل، بیہقی باب ۱۶، ص: ۲۶۳)

یاد رہے کہ طین مستجر زعفرانی رنگ سے مشابہ ایک رنگ ہے۔ اسلام میں مردوں کے لیے زعفرانی رنگ پہننا ممنوع ہے لہٰذا اس سے ملتے جلتے رنگ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے نہیں پہننا چاہییں کہ عام لوگ دھوکے میں نہ پڑ جائیں اور ان کو یہ دلیل نہ مل سکے کہ فلاں عالم دین بھی اسی رنگ کے یا اس سے مشابہ رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں۔ نیز معلوم ہوا کہ جس طبقہ کو لوگ دین میں اپنا پیشوا سمجھتے ہوں انہیں ہر کام میں محتاط رہنا چاہیے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم باہم ہنستے اور مذاق کیا کرتے تھے جب لوگ ہماری اقتداء کرنے لگے تو مجھے یہ ڈر لگا کہ اب تبسم ہمارے لیے روا نہیں۔
(المدخل بیہقی، اردو ترجمہ، ص: ۲۶۳ باسناد صحیح)

یعنی ہم اگر سچا اور غیر مضر مذاق کریں گے یا ہنسیں گے تو لوگ اسے دلیل بنا کر جھوٹے مذاق اور غیر سنجیدہ ہنسی شروع کر دیں گے۔ یہ مثالیں ان لوگوں کو جنہیں لوگ دیندار سمجھتے ہیں، ہر طرح سے محتاط رہنے اور اپنی حیثیت کو بے داغ رکھنے کی ترغیب دے رہی ہیں۔

اور اب آیئے ٹی وی کی طرف! اکثر دین پسند حلقوں میں ٹی وی دیکھنا یا رکھنا حرام نہیں تو ایک مشتبہ امر ضرور ہے۔ لہٰذا ان کے لیے اس مشتبہ امر کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔ ایسے دین پسند طبقہ سے ٹی وی کے بارے میں جب بھی بات ہو وہ کہتے ہیں: ہم تو صرف اچھے پروگرام دیکھتے ہیں یا اس کی برائی سے دوسروں کو آگاہ کرنے کے لیے دیکھتے ہیں۔

مشکل یہ ہے کہ ایک عام اور ان پڑھ آدمی کیا جانے کہ آپ پروگرام اچھا دیکھتے ہیں یا برا کیونکہ وہ شخص ہر وقت تو ساتھ نہیں ہوتا پھر اسے اتنی تمیز بھی کہاں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھے اور برے کو چھانٹ سکے۔ البتہ یہ دلیل اس کے پاس ضرور ہے کہ فلاں عالم لوگوں کے گھر بھی ٹی وی ہے۔

اگر شراب کی خالی بوتل کسی گھر میں کھانے کی میز پر پڑی ہو تو دیکھنے والے کے لیے تو یہی دلیل ہوگی کہ ان کے ہاں بھی پی جاتی ہے۔لہٰذا ایسا تاثر عوام میں چھوڑا ہی کیوں جائے؟

حقیقت تو یہ ہے کہ دینداروں کے اسی قسم کے مشتبہ کاموں کو اختیار کرنے کے فول نے عام لوگوں کی زبانوں پر یہ جملہ چڑھا دیا ہے کہ'' مُلّا بھی سب کچھ کرتے ہیں لیکن چھپ کر''۔(تفصیل کے لیے دیکھیے:مشکوک اشیاء سے پرہیز)

○ ہم خبرنامہ دیکھتے ہیں:

بعض لوگ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ہم تو صرف خبرنامہ دیکھتے ہیں۔

یہ وہی خبرنامہ ہے جسے ناظرین حکمران پارٹی نامہ کا نام دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سوائے حکمرانوں کے لمبے چوڑے، بے اصل کارناموں کی تفصیل و تشہیر کے اور کچھ نہیں دکھایا جاتا۔اس میں کچھ حقیقت ہے یا نہیں؟ یہ حقیقت ضرور ہے کہ خبرنامہ کا متبادل اخبار اور ریڈیو کیوں نہیں ہوسکتا؟ کیا ایک خبرنامہ دیکھنے کے لیے ساتھ تصویر اور عورت،ڈانس اور گانا بھی دیکھنا ضروری ہے؟

○ صاف چھپتے بھی نہیں، سامنے آتے بھی نہیں:

مانیں یا مانیں!ٹی وی کی محبت،پسندیدگی اور اس کی لاشعوری چاہت دل کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندر کہیں نہ کہیں موجود ہے تو اس کی گندگی کو آپ گھر میں برداشت کر رہے ہیں ورنہ غلاظت، کوڑا، ردی چیزیں، گلی سڑی چیزیں گھر میں بھلا کون رکھتا ہے؟ وہ تو پہلی فرصت میں اور جلدی اسے گھر سے نکالتا ہے۔

ٹی وی کے گندے اور بے حیا پروگرام آپ کے گھر یا آپ کے دل کا حصہ بن چکے ہیں، تسلیم کیجیے اور عزم کیجیے کہ اب اس سے کنارا کر کے ہی دم لینا ہے۔

○ غیر ملکی کلچر کا واویلا:

بعض لوگ اس بات پر سخت نالاں نظر آتے ہیں کہ ٹی وی پر غیر ملکی کلچر دکھایا جارہا ہے۔ان کا خیال ہے کہ پاکستانی کلچر بڑا مہذب ہے۔

نہ معلوم! ان لوگوں کے پاس ملکی اور غیر ملکی کلچر میں تفریق کا کون سا پیمانہ ہے۔کلچر میں کوئی ایسی حد بندی ہوتی ہی نہیں جس سے دو کلچروں میں خطِ امتیاز کھینچا جا سکے۔ یہ شرف صرف اسلام کو حاصل ہے کہ اس نے اپنی ثقافت اور تہذیب کے لیے حدود کا التزام کیا اور انگلی رکھ کر بتایا کہ فلاں رسم، فلاں رواج، فلاں طریقے کا نام اسلامی تہذیب ہے اور فلاں غیر اسلامی۔

○ ٹی وی کا قبلہ:

ایک دور میں یہ بات بہت مشہور ہوئی تھی کہ ٹی وی کا قبلہ درست ہو گیا ہے اور اب بھی اس کا قبلہ درست کرنے کی آوازیں اٹھتی رہتی ہیں۔

نامعلوم اس پر کون سا قبلہ نما نصب کیا گیا تھا جس نے اس کے ہر پروگرام کو قبلہ رُو کر دیا؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم تو یہ جانتے ہیں کہ ٹی وی کا قبلہ مغرب ہے اور مغرب ہی رہے گا۔

یہ لہو الحدیث ہے اور لہو الحدیث ہی رہے گا۔

یہ پُر فریب آلہ جس کام کے لیے بنایا گیا تھا اس سے وہی کام لیا جاتا رہے گا۔ اگر اس آلے سے ایک آدھ دینی پروگرام یا تعلیمی پروگرام دکھانے کا کام لیا بھی جائے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس کا قبلہ درست ہو گیا ہے۔

❀❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹی وی کے مزعومہ فوائد

اکثریت کا کہنا ہے کہ دورِ حاضر میں ٹی وی بہت سی ضروریات کا بیک وقت مجموعہ ہے۔ یہ اخبار بھی ہے، ناول بھی، افسانہ بھی، ڈرامہ بھی، تھیٹر بھی، جنرل نالج بھی، سکول بھی، عدالت بھی، اسمبلی ھال بھی، ڈاکٹر بھی، منجم بھی، تاجر بھی، سائنسدٹ بھی، فنکار بھی، گلوکار بھی، نعت خواں بھی، مبلغ بھی ......عورتوں، مردوں، بچوں، بوڑھوں اورنوجوانوں کا یکساں دوست ہے۔ اس میں ہر ذوق کے آدمی کو اپنی پسند کی چیز مل جاتی ہے، دلچسپی برقرار رہتی ہے اور بوریت نہیں ہوتی۔ دنیا کے ہر گوشے سے اور ہر قسم کے انسان سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ وہ جگہیں اورقومیں جنہیں انسان خواب میں بھی نہیں دیکھ سکتا تھا، انہیں اپنے سامنے زندہ چلتے پھرتے دیکھ لیتا ہے۔

گویا یہ ایک ایسی دکان ہے جس سے گاہک جو مانگے اسے مہیا کرے گا لیکن سوال یہ ہے کہ ایک مسلمان دکان دار کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ شراب مانگنے والے کو شراب اور رقص دیکھنے والے کو رقص مہیا کرے؟

ہرگز نہیں! ایک مسلمان حدود کا پابند ہے اور اسے انہی حدود کے اندر رہ کر کام کرنا ہے جو اسلام نے قرآن وسنت کی صورت میں اسے کھول کھول کر بتادی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

ایک مسلمان کی زندگی ہر ذوق کے لوگوں کو خوش کرنے کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنے کے لیے ہے۔ وہ اللہ کی رضا اور پسند و ناپسند کو کسی قیمت پر فروخت نہیں کر سکتا۔

○ حالاتِ حاضرہ کا پتا چلتا رہتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے انسان کی آگہی کے لیے جو کچھ ضروری تھا وہ سب اسے بتا دیا ہے، اسے جو کچھ کرنا چاہیے وہ بار بار جتا دیا۔ نہ معلوم یہ حکم کہاں ہے کہ حالاتِ حاضرہ سے بھی باخبر رہا کرو۔

یہ حکم تو ہے کہ اقربا اور پڑوس کے حالات خصوصاً ان کی تکلیف کے موقع پر ان کے کام آیا کرو، ان کا خیال رکھا کرو۔ لیکن یہ حکم کہاں ہے یا انسان کی ضرورت سے اس کا کیا تعلق ہے کہ وائٹ ہاؤس کے کن مردوں کا کن عورتوں سے یارانہ ہے؟ کون سی فلم میں کون کون سے ہیرو کام کر رہے ہیں؟ بازار میں کون سی چیز نئے ڈیزائن میں آئی ہے؟ کھیل میں کون جیتا کون ہارا؟ کس ملک میں کون سی تقریب ہوئی اور اس کا افتتاح کس شخص نے کیا؟

ذرا خود فیصلہ کیجیے! ایک مسلمان دل کے ساتھ سوچیے! آپ کو دین، اخلاق یا معیشت کے حوالے سے کس خبر کی حقیقی ضرورت تھی۔ انسان کی بنیادی ضروریات روٹی، کپڑے، مکان میں سے کون سی خبر کس کے لیے کارآمد تھی۔

فرض کیجیے بنیادی ضرورتوں میں سے تعلیم اور علاج آٹے میں نمک برابر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہو بھی جائے تو سوچئے ! کون کون سی اللہ کی حرام کردہ حدود کو توڑنے کا ارتکاب کرنے والے ادارے یا آلے سے آپ نے یہ ذرہ بھر سی چیز حاصل کی۔ کیا دنیا میں ٹی وی کے علاوہ کوئی اور ذریعہ نہیں تھا جس سے تعلیم اور علاج کے بارے میں وہ معلومات مل جاتیں جو ٹی وی نے بہم کی ہیں؟ ایسے حالاتِ حاضرہ کے بارے آخرت میں ہم سے قطعاً سوال نہیں ہوگا۔

" لَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ . "(البقرہ:۱۳۴)

"اور تم سے ان کے کیے ہوئے کی پوچھ بھی تو نہ ہوگی۔"

لیکن ہم سے ہمارے اپنے مال، صحت، علم اور وقت کا ضرور حساب لیا جائے گا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" ابنِ آدم کے قدم اس کی جگہ سے تب تک نہ ہلیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں حساب نہ لیا جائے گا۔

پہلا: اس کی عمر کے بارے میں کہ اس کو کہاں برباد کیا؟

دوسرا: بطورِ خاص جوانی کے بارے میں کہ اسے کہاں صرف کیا؟

تیسرا: مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور

چوتھا: کہاں خرچ کیا؟ www.KitaboSunnat.com

پانچواں: جو سیکھا اس پر کتنا عمل کیا؟

(سنن ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ، باب شان الحساب والقصاص)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن حالاتِ حاضرہ سے ٹی وی باخبر کرتا ہے۔ یہ انہی کا نتیجہ ہے کہ جو لڑکیاں کل تک باپ اور بھائی کے سامنے جانے کے لیے اپنی چادر کو پوری طرح درست کرتی تھیں۔ آج دوپٹہ گلے میں ڈالے، پاؤڈر سے لپا پوتا چہرہ لیے، بال ہیروئنوں کی طرح کھولے، بغیر محرم کے اکیلی شاپنگ کے لیے جارہی ہیں۔

کل تک جو عورتیں اپنے گھر کے مردوں سے بات کرتے ہوئے جھجکتی تھیں، آج ٹی وی کی مہربانی سے غیر مردوں کی آنکھوں سے آنکھیں ملا کر بات کرتی ہیں۔ پھر کہا یہ جاتا ہے کہ آج کی عورت میں خوداعتمادی ہے، یہ خوداعتمادی ہے یا بیماریِ دل کی علامات؟ قرآنِ حکیم نے اسے بیماریِ دل ہی قرار دیا ہے۔

جو بچے بچیاں نکاح کا نام سنتے ہی حیا سے چہرہ چھپا لیتے تھے، یہ ٹی وی کے بتائے ہوئے حالاتِ حاضرہ کا کرشمہ ہے کہ آج وہ اپنے نکاح کے بارے میں والدین اور دوستوں سے یوں بات کرتے ہیں جیسے کرکٹ پر تبصرہ......لڑکا کیا! لڑکیاں بھی اپنی پسند کے لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر باپ سے کہتی ہیں کہ یہ میری پسند ہے، میرا آئیڈیل ہے۔

کسی دور میں انسانی خون دیکھ کر برسوں تک دلوں پر اس کا خوف طاری رہتا تھا۔ آج صرف اتنی سی بات پر خون کر دیا جاتا ہے کہ اس سیٹ پر تم نے نہیں میں نے بیٹھنا تھا......یا یہ لڑکی پسند تو میری تھی تم نے اس سے شادی کیوں کرلی۔

کل تک جو اولاد چھ بچوں کا باپ بننے کے بعد بھی والدین کے سامنے بولتے ہوئے دس دفعہ سوچتی تھی، آج اس کا دس سال کا بچہ بھی باپ کے گلے پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ رکھ کر اپنی بات منوا لیتا ہے۔

ٹی وی نے کس قدر اشاعتِ گناہ کا کام کیا ہے، اس کے بارے میں سلیم مغل اپنے مقالے اشتہارات اور سیٹلائیٹ میں لکھتے ہیں:

"غور کریں تو جنسی موضوعات پر آزادانہ گفتگو اور فیشن کا بڑھتا ہوا جنون وبا کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے.... شرم، حیا، گناہ، ثواب، اقدار، روایات اور رسومات جیسی اصطلاحیں دم توڑ رہی ہیں۔ آج سے پندرہ بیس سال قبل سینما چلا جانا شرفاء کے لیے گالی کی طرح معیوب سمجھا جاتا تھا لیکن آج شرفاء کے گھروں میں رکھے ہوئے ٹی وی پر اسٹار ٹی وی کا چینل یہ اشتہار دکھاتا ہے۔

" Use condom for safer sex " یہ اشتہار بظاہر ایڈز کے خطرات کے حوالے سے تیار کیا گیا ہے لیکن اس جملے پر غور کیجئے! یہ گناہ کی براہِ راست ترغیب دینے کے سوا بھی کچھ ہے؟

(اشتہارات اور سیٹلائیٹ، از سلیم مغل، تکبیر ۱۷ اگست ۱۹۹۵)

○ ٹی وی کے ذریعے لوگ دین سیکھتے ہیں:

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ٹی وی کے ذریعے ہم گھر بیٹھے بہت سے دینی احکام کے بارے میں جان جاتے ہیں مثلاً تجوید و قرأت، دینی مسائل اور ان کے جوابات، مناسکِ حج اور رمضان المبارک میں شبینہ۔

ان تمام باتوں کا جواب تو بڑا آسان اور سیدھا سا ہے کہ اگر واقعی لوگ دین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیکھتے ہیں تو مندرجہ ذیل امور کے بارے میں ضرور سوچیں اور جواب تلاش کریں:

☆ ٹی وی ناظرین کی طرح مساجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ چکی ہے؟
☆ لوگ شعائرِ اسلامی کا احترام کرنے لگے ہیں؟
☆ خواتین کی پردے میں پیش رفت ہو چکی ہے؟
☆ امانت کا احساس سرکاری اہل کاروں اور عام ملازمین میں بڑھ گیا ہے؟
☆ اسمبلی میں بھیجے جانے والے نمائندوں کا واقعی انتخاب اسلامی معیار کے مطابق ہے؟
☆ معاشرے سے ملاوٹ اور کساد بازاری ختم ہوگئی ہے؟
☆ ہماری زندگی سنت کے مطابق ڈھل رہی ہے؟
☆ ہمارے بچے اور بڑے سلجھ رہے ہیں؟
☆ لوگ راگ رنگ کی بجائے عبادات میں دلچسپی لینے لگے ہیں؟

علیٰ ھذا القیاس ! ٹی وی جن دینی باتوں کی تبلیغ کرتا ہے کیا وہ معاشرے میں نظر آرہی ہیں؟

تجربہ اور مشاہدہ کہتا ہے کہ ایسا قطعاً نہیں ہوا بلکہ ٹی وی نے بے حیائی، بے راہروی، تشدّد، غبن، قتل اور مار دھاڑ جیسی وباؤں کو عام کیا ہے۔ جس کے نتیجے میں دین کا جو اہتمام تھا وہ بھی کم ہو گیا ہے۔

آپ یہ خبریں تو آئے دن پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں کہ فلاں شخص نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں پروگرام دیکھ کر فلاں غلط حرکت کی، فلاں چیز خرید لی، فلاں کام یوں کیا لیکن کبھی یہ بھی سنا ہے کہ فلاں شخص نے ٹی وی کا فلاں دینی پروگرام سننے کے بعد داڑھی رکھ لی، پردہ کرنا شروع کر دیا، قیام صلوٰۃ کی پابندی کر لی، رشوت چھوڑ دی، سود سے متنفر ہو گیا۔ اگر واقعتہً ایسا ہوتا تو معاشرہ کب کا سدھر چکا ہوتا۔

پھر ٹی وی دینی راہنمائی کر بھی کیسے سکتا ہے جب کہ اس کا مقصدِ آغاز ہی لوگوں کو دین سے دور کرنا ہے۔

دیکھئے گھر کا بھیدی پروفیسر شمیم احمد جو شعبہ اردو جامعہ کراچی میں پروفیسر رہ چکے ہیں اور ٹی وی کی سب سے پہلی پالیسی ساز کمیٹی میں شامل تھے۔ کہتے ہیں:

"ذوالفقار علی بخاری نے پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا! آپ کا دوسرا اور سب سے اہم مقصد یہ ہوگا کہ قوم اور پہلے متوسط طبقہ کو فرسودہ مذہبی تصورات سے آزاد کرائیں اور اس مقصد کو اس خوبی سے سرانجام دیں کہ لوگوں کو شعوری طور پر اس کا پتا نہ چلے کہ آپ جدید نسلوں کو مذہبی اثرات سے پاک کرنے کی کوئی مہم چلا رہے ہیں، اگر آپ نے یہ کام کر لیا تو یاد رکھیے کہ ہم ہمیشہ کے لیے مذہبی جنونیوں اور ملاؤں سے اپنی معاشرت اور سیاست کو پاک کر لیں گے۔"

○ مناسکِ حج دیکھے جاتے ہیں:

کہا جاتا ہے کہ ٹی وی پر مناسکِ حج دکھائے اور سمجھائے جاتے ہیں جو ایک مفید اور مذہبی سلسلہ ہے۔

www.KitaboSunnat.com

دین میں تصویر کشی سرے سے ہے ہی حرام۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:-

''قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا''۔

(رواہ البخاری: ۵۹۵۱، کتاب اللباس)

غور کیجئے کہ ایک حرام کام کے ذریعے جائز کام کیسے جائز رہ سکتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ صرف طیب مال ہی سے صدقہ قبول کرتا ہے''۔

(صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ)

جس طرح یہ اصول صدقہ اور کمائی کے بارے ہے اسی طرح دیگر تمام اعمال کے لیے بھی یہ اصول مہیا کرتا ہے کہ نیکی صرف نیک ذرائع سے ہی کی جائے تو قبول ہوگی۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب سے تصویر کشی کا سلسلہ شروع ہوا ہے، لوگ ٹی وی کے ذریعے مناسکِ حج دیکھنے لگے ہیں، ان کے دل سے حج کرنے اور وہاں پہنچ کر عبادت ادا کرنے اور مقاماتِ حج دیکھنے کی تمنّا ختم ہوتی جارہی ہے۔ کسی چیز کو اگر آنکھوں سے نہ دیکھا ہو تو اسے دیکھنے کی تڑپ ہوتی ہے۔ آدمی وہاں پہنچ کر سب کچھ پوری توّجہ سے دیکھتا ہے لیکن ہر سال بار بار متحرک اور رنگین تصاویر دیکھ دیکھ کر آدمی دلچسپی کیا لے گا۔ وہ سوچے گا بہت بار دیکھ چکے ہیں، سب کچھ تو وہی ہے۔ رہی مناسکِ حج سیکھنے کی بات تو اس کا طریقہ عہدِ رسالت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہی یہ چلا آ رہا ہے کہ معلّمین اپنے حجّاج ساتھیوں کو ساتھ ساتھ مناسک حج بتاتے جاتے ہیں اور یہ ہمیشہ ایک کامیاب طریقہ رہا ہے۔ پھر آدمی اس کا مکلّف بھی نہیں کہ وہ لازماً ٹی وی پر متحرّک تصاویر دیکھ کر ہی مناسکِ حج سیکھے...... انہیں سیکھنے کے اس کے علاوہ اور بھی طریقے موجود ہیں۔ مناسکِ حج تو ٹی وی کی تعلیم کے نہ کل محتاج تھے نہ اب۔

○ قرأت و تجوید سیکھتے ہیں:

قرأت و تجوید سکھانے کی خوش نما دلیل بھی پیش کی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا پُر شکوہ اور مقدّس علم ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے جبریلِ امین سے اخذ کیا...... آپ ﷺ سے آپ ﷺ کے صحابہ کرام نے ...... صحابہ کرام سے تابعین اور ان کے بعد نسلاً بعد نسلٍ یہ علم منتقل ہوتا رہا۔

چودہ سو سال تک یہ علم الحمد للہ اپنی پوری صحت کے ساتھ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کی حفاظت کا ذمہّ خود لیا ہے۔ اس کی حفاظت میں قرآنِ مجید کے الفاظ...... قرآنِ مجید کا لہجہ (تجوید و قرأت)...... قرآنِ حکیم کا رسم الخط...... قرآنِ حکیم کے الفاظ کا علمی مفہوم (حدیث)...... قرآنِ حکیم کے الفاظ کا عملی مفہوم (سنت)...... سبھی کچھ شامل ہے۔

تجوید و قرأت کا تعلق آواز سے ہے تصویر سے نہیں۔ اس لحاظ سے بھی ٹی وی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ قرأت و تجوید سکھانے کا دعویٰ کرے۔

پھر اس علم کے لیے ہر گلی اور محلے میں مراکز و مدارس موجود ہیں۔ اگر تجوید و

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرأت سیکھنے کی حقیقی تڑپ موجود ہے تو ایک سچے مسلمان اور علمائے سلف کی طرح اس علم کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے مدارس میں کیوں نہیں جاتے؟

افسوس تو یہ ہے کہ ہم لوگ دنیاوی ضرورتوں کے لیے تکلیف بھی اٹھا لیتے ہیں، وقت بھی خرچ کرنا گوارا کر لیتے ہیں اور پیسہ بھی۔ ایک جوتا خریدنا ہو تو اس کے لیے بھی گھنٹوں اپنی پسند کے ڈیزائن کے لیے دکانوں پر پھرتے ہیں نعوذ باللہ! کیا اللہ کا کلام سیکھنے کے لیے تھوڑا سا وقت بھی خرچ نہیں کر سکتے؟ گھر سے نکل کر کسی قرأت و تجوید کے مرکز میں نہیں پہنچ سکتے؟ کیا اللہ کا کلام سیکھنے کے لیے یہی آلۂ لہو رہ گیا ہے؟

قرأت و تجوید سیکھنے کے لیے آڈیو کیسٹیں بھی دستیاب ہیں، ان سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا جاتا۔

دراصل اندر کا چھپا ہوا چور اسی پر مصر ہے کہ تصویر بھی دیکھو، نامحرموں سے حظ بھی حاصل کرو۔ دیگر غیر شرعی امور سے بھی لطف اندوز ہو اور پھر خود کو تسلی بھی دے لو کہ ہم تو فلاں فلاں دینی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

○ ہم دین سیکھتے ہیں:

ہر چیز اور ہر کام کے کچھ نہ کچھ اصول ہوتے ہیں یہاں تک کہ ایک بھنگی کے بھی کچھ اصول ہیں، ان کے خلاف کیا جائے تو وہ بپھر جاتا ہے اور ہڑتال کر دیتا ہے۔ لیکن اسلام کی تبلیغ کے اصولوں کو نظر انداز کر کے اسے جس طریقہ سے جی چاہے شائع کیا جاتا ہے۔ تبلیغ کے جو اصول رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے ٹی وی کس اصول کے تقاضے پورے کرتا ہے؟

عجیب بات تو یہ ہے کہ ٹی وی کے اصول بدلنے کی بجائے اسلام کے اصول بدل دیے جاتے ہیں۔

دینی پروگراموں کے پہلے اور بعد کیا کچھ نہیں ہوتا۔ ساز، رقص، ننگے چہرے، ننگے بدن، جھوٹے اشتہار، بہروپئے کردار۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کے کلام کا مذاق اور توہین ہے۔ جن کاموں سے اللہ کا دین منع کرتا ہے انہی کو دھڑا دھڑ کیا جائے اور کہا جائے کہ دین سکھایا یا سیکھا جاتا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ ٹی وی پر ساز، رقص، ڈرامے، ننگے بے ستر بدن، بنے سنورے نسوانی چہرے نہ ہوں تو دیکھتے ہیں کون اس کے دینی پروگراموں کو دیکھتا ہے؟

دراصل لوگ انہی چیزوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور ضمناً دین کی تبلیغ اور تفہیم کا پہلو بھی لے آتے ہیں۔

اگر دین سیکھنے ہی کی نیت ہے تو پھر علماء کی آڈیو کیسٹیں ...... وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی دینی کتب...... گلی گلی ہونے والے درس...... جگہ جگہ مساجد اور مدارس کی طرف کیوں نہیں بڑھتے؟ ان میں شامل کیوں نہیں ہوتے؟

ٹی وی کی تو پالیسی ہی روزِ اوّل سے یہی ہے کہ لوگ دین پسند بھی کہلائیں اور بے دینی میں ان کے فکر و عمل کو جکڑ بھی دیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ نفع بڑا ہے یا نقصان؟

ہر برائی میں کوئی نہ کوئی اچھائی ضرور ہوتی ہے تبھی تو وہ دل فریب اور پُر کشش لگتی ہے لیکن اللہ علیم وخبیر نے اپنی حکمت کے ماتحت ہر اس برائی سے منع فرمایا ہے جس میں نفع کم ہو اور نقصان زیادہ، گناہ بڑا ہو اور فائدہ تھوڑا۔ آپ کسی بھی برائی پر غور کریں معلوم ہوگا کہ اس میں برائی کا حصہ غالب ہے اور نفع ذرا سا۔

اہلِ عرب جوا کھیلتے، اور جوئے میں جیتا ہوا مال غرباء میں تقسیم کر دیتے، اونٹ ذبح کر کے گوشت جوئے میں ہارتے اور جیتتے، جیتنے والا اسے فقراء میں تقسیم کرتا جاتا۔ بظاہر یہ باور کیا جاتا کہ یہ ایک اچھا کام ہے، اس سے غریبوں کا پیٹ بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا اور فرمایا:

"يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا اِثْمٌ كَبِيرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا." (البقرہ:۲۱۹)

"لوگ آپ ﷺ سے شراب اور جوئے کی نسبت دریافت کرتے ہیں، آپ ﷺ فرما دیجئے کہ ان دونوں کے استعمال میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں بھی ہیں اور لوگوں کو بعض فائدے بھی ہیں اور گناہ کی باتیں ان فائدوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں۔"

صرف شراب اور جوا ہی نہیں ہر برائی کے لیے ایک پیمانہ ہے، جب برائی غالب آ جائے یا بڑی برائی موجود ہو، نیکی خود بخود ممنوع قرار پائے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹی وی بھی ۹۰ برائیوں کے ساتھ ساتھ ۱۰ اچھائیاں بھی دکھا دیتا ہے تا کہ لوگ اسے برداشت کرتے رہیں اور وہ ٪۹۰ برائیاں ایسی برائیاں ہیں جن میں سے کوئی بھی گناہِ کبیرہ سے کم درجے کی برائی نہیں۔

جب پیشاب کا ایک قطرہ ٹب بھر پانی کو ناپاک کر دیتا ہے تو کیا ٹی وی کے ٪۹۰ برے پروگرام ٪۱۰ اچھے پروگرام کو برا نہیں کر سکتے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند ہمدردانہ مشورے ٹی وی ناظرین کے

○ دیکھیے لیکن خود کو اور بچوں کو قابو کر کے:

بعض لوگ یہ ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں:

☆ ٹی وی دیکھئے، بچوں کو دیکھنے دیجئے، البتہ انہیں برائی اور اچھائی کے بارے میں ساتھ ساتھ بتاتے جایئے۔ اگر ایسا نہ کیا تو بچے کا ذہن برائی دیکھ دیکھ کر خراب ہو جائے گا۔

☆ اگر بچے کو ٹی وی نہ دیکھنے دیا جائے یا لا کر نہ دیا تو وہ احساسِ محرومی کا شکار ہو جائیں گے۔

☆ محلے داروں کے ہاں والدین کی نظر بچا کر دیکھنے جائیں گے، اس سے بہتر یہی ہے کہ وہ والدین کی نظروں میں رہ کر دیکھیں۔

☆ جن بچوں کو زبردستی ٹی وی سے دور رکھا جاتا ہے جب وہ بڑے ہو کر خود مختار ہوتے ہیں تو حد سے زیادہ دیکھنے لگتے ہیں۔ لہٰذا انہیں خود دکھاؤ، خود بتاؤ اور سمجھاؤ۔

یہ مشورہ تو بالکل ایسے ہی ہے جیسے کہا جائے کہ گھر میں آگ جلا لو، لکڑیاں سلگا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو، جب آگ پھیلنے لگے تو کمرے میں جا کر دروازہ بند کر لو تا کہ دھواں یا شعلے اندر نہ جائیں۔ بھلا ایسے میں دھوئیں اور شعلے کی حرارت سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ آگ تو اثر کرے گی ہی اور اس سے متاثر بھی ضرور ہوں گے۔

برائی کو بار بار دیکھنے سے اس کے برا ہونے کا احساس کمزور پڑ جاتا ہے، خصوصاً جب کہ اسے پیش کرنے والوں کی معاشرے میں عزت افزائی ہو، شہرت ہو، انہیں دولت سے نوازا جائے، انہیں تمغے دیئے جائیں، لوگ ان کی نقالی پر فخر محسوس کریں۔ ایسی برائی کو والدین برا کہیں بھی تو بچہ یہ کیسے باور کرے گا؟

بچے کا معصوم ذہن بار بار برائی دیکھ کر اس کے بارے منفی تبصرے کو سچا کیسے سمجھے گا؟

اگر لاکھوں میں ایک بچہ ایسا نکل بھی آئے تو اس طریقے کو کامیاب طریقہ نہیں کہا جا سکتا۔ ایک آدھ مثال تو ہر جگہ مل ہی جایا کرتی ہے۔ جو لوگ یہ تجربہ کر رہے ہیں وہ خود بتائیں، کیا ان کی اولاد ٹی وی کی برائیوں کی وجہ سے ٹی وی سے نفرت کرنے لگی ہے؟ خود بخود بیزار ہو کر الگ ہو گئی ہے؟

بچہ ٹی وی پروگرام دیکھ کر احساسِ محرومی سے تو کیا نکلے گا، ذہنی انتشار کا شکار ضرور ہو گا۔ وہ بچہ سوچے گا یہ عجیب برائی ہے جسے میرے ماں باپ کرتے ہیں، ہر گھر میں یہ برائی اپنی پوری توجہ کے ساتھ موجود ہے، پوری عزت کے ساتھ جس کو اونچی جگہ دی جاتی ہے، صاف رکھا جاتا ہے، اس کے درست رکھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے، کیسی باعزت برائی ہے؟ یہ بچہ سوچے گا میرے والدین کا بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درست ہے یا عمل؟ ٹی وی کے ناظرین کا خیال درست ہے یا ٹی وی نہ دیکھنے والوں کا؟

جس سے نفرت ہوتی ہے اس سے تو دور بھاگا جاتا ہے جو چیز دل کو نہیں بھاتی ،اس کا نام سننا بھی پسند نہیں کیا جاتا۔حرام تو حرام آپ نے دیکھا نہیں کہ جو لوگ کسی کھانے کو ناپسند کرتے ہیں۔اس کو دستر خوان پر دیکھتے ہی غصے میں آجاتے ہیں۔بالفرض غصہ نہ بھی کیا تو ناپسندیدہ کھانے کی پلیٹ کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتے لیکن ٹی وی پروگرام کیسی برائی ہیں جن سے نفرت بھی کی جاتی ہے اور برا بھی سمجھا جاتا ہے اور پھر انہیں دیکھنے کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

اصل بات تو یہ ہے کہ برائی کو عام کرنے کی یہ بھی ایک شیطانی چال ہے۔

○ اسے ختم کرنے کی بجائے اس کی اصلاح کا سوچو:

شیطان کا یہ بھی ایک طریقۂ واردات ہے۔وہ پہلے کسی معاشرے میں برائی کو عام کرتا ہے، پھر لوگوں کی یہ ذہن سازی کرتا ہے کہ اسے مٹانا دشوار ہے۔لہٰذا اسے جڑ سے اکھاڑنے کی بجائے اس کی اصلاح وترمیم کر کے اسے اسلامی کرلو۔اسلامی جمہوریت، اسلامی سوشلزم ،اسلامی فلسفہ وغیرہ اسی طریقِ شیطانی کا مظہر ہیں۔

یہ برائی اتنی عام ہے اسے کیسے روکا جاسکتا ہے؟ یہ خیال اتنا عام کردیا جاتا ہے کہ جو کمرِ ہمّت باندھنے کا ارادہ کرے اسے بھی کم ہمّت کردیا جاتا ہے حالانکہ جن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادوار میں انبیاء مبعوث ہوتے رہے، ان میں برائی کتنی زیادہ تھی اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہر نبی کو قوم کی اصلاح کے مرحلے میں قتل، سنگساری، جلاوطنی اور قید کی تکالیف اٹھانا پڑیں، لیکن پھر بھی وہ ہٹے نہیں، دبے نہیں، جھکے نہیں، ہارے نہیں، دورِ حاضر کی برائیوں کے لیے آج کے مصلحین کو بھی انہی آزمائشوں سے گزرنا ہوگا تبھی وہ کامیاب ہوسکتے ہیں۔

غور کیجئے! شیطان برائی کو کیسے قبولِ عام دیتا ہے۔ خالص اشیاء میں ملاوٹ شروع ہوئی تو شور مچایا گیا لیکن ملاوٹ دن بدن بڑھتی گئی اور کہا گیا ایسا ہی مال ملنا ہے، اور ملے گا! لوگوں نے اس سے بائیکاٹ کے بجائے اسے قبول کرلیا۔ اب یہ عمل ''اچھا'' بن گیا اور دودھ والوں نے خود کہنا شروع کر دیا کہ خالص دودھ اٹھارہ روپے کلو، کم پانی والا سولہ روپے کلو اور جس میں زیادہ پانی اس کی اتنی ہی قیمت کم...... صارفین بھی مطمئن اور تاجرین بھی خوش۔

یہی حال سود کا ہے کہا جارہا ہے اسے ختم کرنا ناممکن ہے اس میں اصلاح کا سوچو۔

○ ٹی وی تو ایک آلہ ہے بھلا نہ برا، ہم اس سے اچھا کام بھی لے سکتے ہیں:

جو چیز جس مقصد کے لیے بنائی جاتی ہے، اس سے بنیادی طور پر وہی کام لیا جاتا ہے، ٹی وی کا مقصدِ ایجاد تفریح تھا اور تفریح بھی غلط انداز میں غلط لوگوں کے ہاتھوں۔ فرض کیا پاکستانی حکومت اپنے پروگرام اسلامی کرلیتی ہے لیکن اس کا کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاج کہ اس پر دنیا کا ہر چینل نہ صرف دیکھا جا سکتا ہے بلکہ فرمائش کر کے متعلقہ چینل پر اپنی پسند کا پروگرام بھی جاری کروایا جا سکتا ہے۔ بھلا پابندی کتنے ملکوں پر لگائی جائے گی؟

کون یہ ضمانت دے گا کہ وہ صرف ملکی چینل کے اصلاحی پروگرام ہی دیکھے گا، غیر ملکی چینل نہیں دیکھے گا۔ سب سے مشکل سوال اور مرحلہ تو یہ ہے کہ کیا پاکستان میں مسلمان حکومت کا قیام یہی ٹی وی زدہ لوگ کریں گے؟ اور اب تو کیبل نے ہر قسم کی پابندی سے آزاد کر دیا ہے۔ جس ملک کا جو پروگرام جس وقت چاہو دیکھ لو۔

○ دیکھیں تاکہ اس کی خرابیوں سے دوسروں کو آگاہ کر سکیں:

یہ مشورہ بھی دیا جاتا ہے کہ ٹی وی دیکھئے، اس کے غلط اور خراب پروگراموں کو نوٹ کیجئے اور لوگوں کو بتائیے کہ فلاں پروگرام میں یہ یہ خرابی ہے حکومت کو بتائیے، ٹی وی کے متعلقین کو آگاہ کیجئے۔

ایسے لوگوں سے ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا اسلام نے کسی منع کیے ہوئے کام کے بارے میں یہ تصوّر یا حکم یا اشارہ دیا ہے کہ پہلے اسے خود کرو، اس کے تجربے سے گزرو پھر اسے برا سمجھ کر چھوڑو، اسلام تو اس کے برعکس یہ اصول پیش کرتا ہے۔

”لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ .“ (الانعام:۱۵۲)

”بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ ہوں۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ." (النور:١٩)

" جولوگ چاہتے ہیں کہ بے حیائی کی بات کا مسلمانوں میں چرچا ہو ان کے لیے دنیا اور آخرت میں سزائیں دردناک مقرر ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں لہٰذا اس نے بے حیائی کی تمام باتوں کو حرام کر رکھا ہے چاہے وہ کھلی ہوں یا چھپی۔"

(صحیح بخاری، مسلم، کتاب اللعان:٢١٦٤)

کیا اسلام میں حکم ہے کہ پہلے جھوٹ بولو پھر اسے ترک کرو......

پہلے گالی دو پھر کہو کہ یہ برائی ہے......

پہلے نامحرموں کو غور سے دیکھو پھر کہو یہ حرام ہے۔

رہی خرابیاں بتانے کی بات تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے انگلی رکھ کر وضاحت کے ساتھ بتا دیا کہ مرد وعورت کا اختلاط ......عورت کا کسی نامحرم سے نرم لہجے سے یا مسکرا مسکرا کر بات کرنا ......تصاویر بنانا اور انہیں عام کرنا ......رومانوی کہانیاں پیش کرنا......جھوٹے اشتہار دینا......سب ممنوع ہیں، کیا اس پر اطمینان نہیں؟ اس کے بعد کون سی حجت باقی ہے، یا اَسفی اللعجب!

چلیے مانا کہ نیت دیکھ کر خرابیوں سے لوگوں کو آگاہ کرنا ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ٹی وی دیکھنے والا النفس پر کنٹرول رکھ سکتا ہے، کیا وہ اس کی برائیوں سے لذّت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندوز نہیں ہوتا؟ دلفریب اور حسین خدوخال سے متاثر نہیں ہوتا؟

برائی کیوں برائی ہے اس سے ناظر واقعی آگاہ ہوتا ہے؟

کیا ہمارے ملک میں عوام ایسے صاحبِ بصیرت، صاحبِ علم اور صاحبِ فراست ہو چکے ہیں کہ ٹی وی پروگراموں پر تنقید و تبصرہ کر کے اس کے اچھے برے پہلو واضح کر سکیں۔

پھر یہ بھی آگاہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ اگر زبانی کلامی لوگوں کو اس کی برائیوں سے آگاہ کرتے ہیں تو اپنے زعم میں دیکھنے والے جنہیں سمجھا جا رہا ہے ان کے پاس بھی یہ دلیل ہے کہ وہ لوگوں کو اس کی برائیوں سے آگاہ کرنے کے لیے ہی دیکھتے ہیں بات ختم!

کیا اس کے نتیجے میں کسی نے ٹی وی دیکھنا بند کیا، اس کی برائیوں سے بچنے کا سوچا؟

اسلام کا اصولِ تبلیغ یہ بھی ہے:

" لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ". (الصّف:۳)

" تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے"؟

○ ایک طریقہ یہ بھی ہے:

اگر واقعی اس میں آپ مخلص اور معاشرے کو ٹی وی کے نقصانات سے بچانا چاہتے ہیں تو یوں کیجئے کہ چند متقی، سمجھدار، کلچر اور ادب پر گہری نظر رکھنے والے علماء کی کمیٹی بنائیے آپ جو وقت بجلی اور ٹی وی کے دیگر اخراجات علیحدہ علیحدہ کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ان کو جمع کیجیے، اپنے گھروں کے ایریل اور ڈش اتار دیجیے اور ان مخلص و متقی علماء کو صرف اس کام کے لیے وقف کر دیجیے کہ وہ ٹی وی دیکھیں اور حکومت کا محاسبہ کریں، بے خبر عوام کو آگاہ کریں، مضامین لکھیں، مباحثے کرائیں، کتب شائع کریں، گھر گھر جا کر لوگوں کو سمجھائیں، اس طرح عوام، حکومت اور ٹی وی کے پالیسی ساز افراد کو علم ہوگا کہ ان کی مقبولیت کی بجائے ناپسندیدگی کتنی ہے؟

اگر آپ واقعتاً اصلاح چاہتے ہیں تو دیر مت کیجیے! تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی محلّہ سوسائٹی، برادری کمیٹی، جماعت کمیٹی جیسے بھی ہو قائم کیجیے! دیکھتے ہیں کہ آپ کی نفسانی خواہش کا معاملہ ہے یا اسلام کی تبلیغ اور معاشرے کی اصلاح کا جذبہ!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹی وی کی برائی میں ہمارا حصہ

ہم نے ہر ٹی وی دیکھنے والے کی زبان سے یہی سنا، خصوصاً وضع دار طبقے کی زبانی ’’ آج کل ٹی وی پر پروگرام بہت خراب آرہے ہیں......فلاں اسلامی شعائر کا فلاں پروگرام میں مذاق اڑایا گیا‘‘ وغیرہ لیکن پھر بھی ٹی وی ناظرین کی اکثریت بڑھتی جارہی ہے۔ گویا لوگ اس برائی کی تشہیر میں اپنا اپنا حصہ ڈال رہے ہیں، حصہ کیسے؟ سنیے......

○ ٹی وی خرید کر:

ٹی وی کی قیمت خرید بھی ادا کرتے ہیں، مرمت پر خرچ بھی اٹھتا ہے، ماہانہ بجلی بھی خرچ ہوتی ہے اور سالانہ ٹیکس بھی اس رقم کا اندازہ

قیمت خرید	۱۰۰۰۰	روپے
ٹی وی رکھنے کا سٹینڈ	۵۰۰	روپے
	۱۰۵۰۰	روپے
جب کہ سالانہ ٹیکس	۲۵۰	روپے
ماہانہ بجلی	۱۰۰	روپے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سالانہ بجلی	۱۰۰	×	۱۲	۱۲۰۰	روپے
				۱۵۵۰	روپے

ذرا سوچیے!

☆ اگر آپ قیمت خرید =/۱۰۵۰۰ کسی بے گھر کو دیتے تو وہ چھوٹی موٹی سہی چھت ڈال لیتا۔

☆ کسی بے سہارا بچے کی فیس ادا کرتے تو اس کی تقریباً ڈیڑھ سال کی فیس ادا ہو جاتی۔

☆ اگر کسی بے روزگار کی اعانت کرتے تو وہ ریڑھی لگا کر ہی بال بچوں کے لیے دال روٹی کما سکتا۔

☆ اگر آپ اپنی ہی کسی اہم ضرورت پر خرچ کرتے تو ماں باپ مطلوبہ چیز پا کر خوش ہو جاتے یا بیوی کا گلہ دور ہو جاتا یا بچوں کو کوئی دیگر مفید سہولت میسر آ جاتی اور اس پر نقصان کی بجائے اضعافاً مضاعفہ کا فائدہ بھی ہوتا۔

☆ سالانہ خرچ ۱۵۵۰ کے بارے میں سوچیے کہ وہ آپ کے کتنے ہی مفید کاموں میں یا صدقات کی صورت صدقہ جاریہ بن کر ہمیشہ کے لیے آپ کا ہو جاتا۔

جب کہ آخرت میں سوال ہوگا مال کہاں سے کمایا؟ کہاں خرچ کیا؟

○ ٹی وی دیکھ کر:

خراب پروگرام ہونے کے باوجود آپ نے ٹی وی سے بائیکاٹ نہیں کیا،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا آپ اس برائی پر مطمئن ہیں حالانکہ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمان ہے:

" اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَاءَ نَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِھَا وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ آیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ."(یونس:۷)

"جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا کھٹکا نہیں ہے اور وہ دنیاوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں، آخرت کی طلب نہیں کرتے اور اس میں جی لگا بیٹھے ہیں آئندہ کی کچھ خبر نہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں سے بالکل غافل ہیں۔"

گانے بجانے، شراب کی محافل، کھیل، لعو ولعب، ننگی و بے حیا تصاویر، بدزبانی، جنسی جذبات کو ہیجان میں لانے والے مناظر......ٹی وی دیکھنے والے ان منکرات کو خوش ہو کر دیکھتے ہیں حالانکہ از روئے شرع منکر اور ناجائز امر کو بقدر استطاعت روکنا فرض ہے۔ حکم ہے کہ...... برائی کو زبان یا ہاتھ سے روکو۔ اگر ہاتھ یا زبان سے روکنے کی استطاعت نہیں تو کم از کم گناہ کی مجلس سے ہٹ جانا لازم ہے۔ اس کے برعکس ٹی وی رکھنے والے اور اسے دیکھنے والے اس حرام پر راضی رہتے اور اسے گھر میں رکھتے ہیں اور اس گناہ کی مجلس سے قطع تعلق نہیں کرتے۔ (ٹی وی اور ویڈیو کا شرعی حکم)

○ ٹی وی کے لیے وقت خرچ کر کے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:" قیامت کے روز انسان کے پاؤں اپنی جگہ سے نہیں ہل سکیں گے جب تک کہ وہ حساب نہیں دے دے گا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1: اس کی عمر کے بارے کہ اسے کہاں برباد کیا؟

2: اس کی جوانی کے بارے کہ اسے کہاں صرف کیا؟

3: مال کہاں سے کمایا؟

4: مال کہاں خرچ کیا؟

5: جو سیکھا اس پر کتنا عمل کیا؟ (سنن ترمذی:۱۹۶۹)

ان میں سے پہلے دو سوالات کا تعلق وقت ہی سے ہے، اگر آپ روزانہ ایک گھنٹہ بھی ٹی وی دیکھنے پر خرچ کرتے ہیں تو ذرا سوچیے:

- اس ایک گھنٹے میں کسی مریض کی عیادت کر کے جنت کے باغوں کی سیر کر سکتے تھے۔ (ترغیب وترتیب)
- نیز آپ کے لیے آئندہ بارہ گھنٹوں تک ستر ہزار فرشتے مصروفِ دعا رہتے۔ (ترغیب وترتیب)
- تقریباً نفل ادا کر کے اللہ کا تقرب اور جنت میں رسول اللہ ﷺ کی ہمسائیگی حاصل کرتے۔
- ایک گھنٹے میں قرآن حکیم یا حدیث کا علم حاصل کرتے تو رحمت کے فرشتوں کا سایہ حاصل ہوتا، ایمان اور عمل کو درستی واستقامت ملتی۔ (دیکھیے ترغیب وترتیب)
- اس ایک گھنٹہ میں محنت کرتے تو اوسطاً ۲۰ روپے کما کر کسی بھی ضرورت پر یا کسی مستحق پر خرچ کرتے تو آخرت میں اس بیس روپے پر دگنا چوگنا نفع حاصل کرتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اس ایک گھنٹہ میں بچوں کو پاس بٹھاتے، ان سے بات چیت کرتے، ان کی مصروفیات کا جائزہ لیتے، ان کی اصلاح کرتے، تربیت کرتے تو آخرت میں مسئولیت کا بوجھ بھی ہلکا ہوتا اور بچے باپ کی شفقت اور توجہ پا کر خود اعتمادی اور راحت کی دولت سے مالا مال ہوتے۔
- اس ایک گھنٹے میں اپنے بچوں کو پڑھاتے تو ان کی ٹیوشن فیس بچتی جو دیگر کسی بھی جائز ضرورت پر صرف ہوتی۔
- اس ایک گھنٹے میں والدین کے پاس بیٹھتے، ان کی خدمت کرتے، ان کی ضروریات سے آگاہی حاصل کرتے، ان کی دعائیں بھی لیتے اور آخرت میں جنت کا گھر پکا کرا لیتے۔
- اس ایک گھنٹے میں میاں بیوی باہم مل بیٹھتے، سنجیدہ مسائل پر افہام و تفہیم کرتے، اجنبی عورتوں کے چہرے دیکھنے کی بجائے اصل مرکزِ مودت کی طرف توجہ کرتے، اپنے محورِ سکینت کے ساتھ گپ شپ لڑاتے، تفریح کی تفریح اور اجر کا اجر۔
- اس ایک گھنٹہ میں کسی اپاہج، معذور، محروم فرد کے کام آتے تو بھی آخرت کا اجر محفوظ ہو جاتا۔

پھر سوچئے یہ ایک گھنٹہ ایک گھنٹہ نہیں! مہینے کے ۳۰ اور سال کے ۳۶۰ گھنٹے ہیں۔

آپ نے ٹی وی پر جو پروگرام دیکھے، انہیں سوچ اور عقل کے ایک پلڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رکھیے اور دوسرے پلڑے میں متبادل دیے ہوئے نکات میں سے کوئی بھی کام اور سوچیے! فائدہ ٹی وی پروگرام میں ہے یا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دیے ہوئے پروگرام میں۔

❀❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آخر

آج تیس سال بعد بھی پاکستان میں ٹی وی پروگراموں میں کوئی مثبت تبدیلی نہیں آسکی، جس کی وجہ یہ ہے کہ روزِ اوّل کے پالیسی سازوں کی نیت ہی یہی تھی۔ (دیکھئے پروفیسر شمیم احمد کی رپورٹ)

آیاتِ قرآن اور دلائل حدیث کی رو سے علمائے حق ...... اسے آلۂ معاصی اور آلۂ لہو قرار دیتے ہیں۔

o جو حرام کی طرف لے جائے وہ بھی حرام:

یہ انسان کو حرام کاموں کی طرف لے جانے والا آلہ ہے، علمائے امت نے بہت محنت، تحقیق اور تشریح کے ساتھ اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ سدِّ ذرائع (گناہ کی طرف لے جانے والے تمام ذرائع بند کرنا) واجب ہے۔ امام ابنِ تیمیہ نے اعلام الموقعین میں اس پر قرآن وحدیث سے تقریباً ۱۰۰ دلائل دیئے ہیں۔
(اعلام الموقعین، جز سوم)

لہذا ٹی وی جیسے گناہ کی طرف لے جانے والے آلے سے بچنا ہی اولیٰ ہے۔

o مشکوک چیزیں بھی ترک کرو۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ان چیزوں کو ترک کردو جو شک وشبہ والی ہیں اور ان چیزوں کو اختیار کرو جو شک وشبہ والی نہیں ہیں"۔ (ترمذی، حسن صحیح: ۲۵۱۸)

جس چیز کے بارے شک ہو کہ وہ جائز ہے یا ناجائز تو ہمیشہ اس کے ناجائز پہلو ہی کو ترجیح دینا چاہیے کیونکہ اس کے نہ کرنے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا چاہے وہ جائز ہی ہو لیکن کرنے سے اگر ناجائز ہے تو گناہ لازماً ہوگا۔

[تفصیل کے لیے دیکھیے: مشکوک اشیاء سے پرہیز]

○ شفا نہیں بیماری:

ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: "کیا میں دوا کے طور پر شراب استعمال کرسکتا ہوں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔" (صحیح مسلم، کتاب الاشربہ: ۱۹۸۴۔ ابوداود: ۳۸۷۳)

نیز فرمایا ہے:

"اللہ نے حرام چیز میں شفا نہیں رکھی۔" (صحیح مسلم، کتاب الاشربہ)

○ تین شیطان:

اس میں تین شیطان تو ضرور شامل ہیں۔ تصویر، ساز، آواز۔ آواز اگر مرد کی ہو تو خیر ورنہ عورت کی آواز بھی۔

○ اس آزمائش سے مکمل اجتناب:

یوسف علیہ السّلام کے سامنے جب ایک بے حجاب اور بے حیا عورت کی طرف سے گناہ کی دعوت کا بار بار اشارہ ملنے لگا تو انہوں نے اس آزمائش سے نکل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر اس عورت سے دور ہو جانے کی دعا کرتے ہوئے کہا:

"رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجَاهِلِیْنَ." (یوسف:۳۳)

"اے میرے رب! جس کام کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں اس سے تو جیل میں جانا مجھ کو زیادہ پسند ہے اور اگر آپ ان کے داؤ پیچ کو مجھ سے دفع نہ کریں گے تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور نادانی کا کام کر بیٹھوں گا۔"

گویا انہوں نے اس مشکل اور صبر آزما آزمائش پر اکتفاء نہیں کیا اور یہ نہیں خیال کیا کہ وہ بڑے متقی اور با عفت ہیں لہٰذا جو کرنا ہے یہ عورت کر گزرے، میں بچ جاؤں گا...... بلکہ انہوں نے اس گناہ اور ابتلاء سے دوری اختیار کی۔

آج ٹی وی کی آزمائش ہم پر زبردستی نہیں ٹھونسی جاتی...... بلکہ ہم خود اسے خریدتے ہیں اور پھر دھڑلے سے کہتے ہیں ہم پر اثر نہیں ہوتا۔

ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ٹی وی گھر میں رکھیں گے اور دیکھیں گے وہی جو عین اسلام کے مطابق ہوگا۔ ہم آسان راستہ کیوں نہیں اپناتے؟ کہ نہ ٹی وی خریدیں، نہ دیکھیں، نہ آزمائش میں پڑیں یوں سمجھیے کہ رشوت حرام ہے چاہے اس کی کتنی ہی ضرورت کیوں نہ ہو جب تک انسان اس سے بچنا چاہتا ہے لیکن! جب وہ ضرورت کے وقت جائز ہے کا سہارا لیتا ہے تو حرام کمائی سیلاب کی طرح اس کے گھر کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔

یہی حال اس آلے کا ہے جب اسے کھولیں گے تو ساز، آواز، رقص، نامحرم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنے سنورے چہرے، تو لامحالہ دیکھنے ہی پڑیں گے۔

بتائیے! اب کیا ارادہ ہے ٹی وی سے دوستی کا یا اس سے کُٹّی کرنے کا۔

اللہ ہم سب پر رحم کرے اور ہمیں لایعنی، مشتبہ اور حرام امور سے دور رکھے۔

آمین!

والسّلام علیکم ورحمۃ اللہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری اس سلسلے کی مزید کتب

- ٹی وی اور وڈیو کے اثرات بچوں پر
- ٹی وی اور ڈش کے مہلک اثرات
- تصویر ایک فتنہ
- صحافت اور اس کے اخلاقی اقدار
- ٹی وی مجموعہ کبائر
- موبائل کا استعمال لیکن کیسے؟
- طاؤس ورباب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری مطبوعات

مدح مزمل (مجلد)
مضامینِ مسعود
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادت گہِ الفت میں
لواء الجہاد (مجلد)
وسیع الصفات اللہ (مجلد)
مخلوط تعلیم
لاشوں پر رقص (مجلد)
غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
حدود کی حکمت، نفاذ، قتلِ غیرت
علیم وخبیر کے نام خطوط
خطوطِ مسعود (اول)
خطوط مریم
میرا مطالعہ
گداگری
بدعت کیا ہے؟
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
رجب کے کونڈے، شبِ معراج
شب برات
ویلنٹائن ڈے
اپریل فول
عید میلاد النبی
مبارک باد کے آداب
سالگرہ
آتش بازی اور لائٹنگ
استخارہ کیوں اور کیسے؟
ماہ ذوالحجہ کے فضائل
لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرز عمل

رشتے کیوں نہیں ملتے
منگنی اور منگیتر
نکاح میں ولی کی حیثیت
لومیرج
بری اور بارات
شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
مہر بیوی کا اولین حق
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
دیور اور بہنوئی
بیویوں میں عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات
مسلمان مرد و عورت کا اہلِ کفر سے نکاح
عورت کا لباس
پردہ اور خاندان
غضِ بصر اور مرد حضرات
پردے کی اوٹ سے
عورتیں اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
صنف مخالف کی مشابہت
حفظِ حیا گفتگو اور تحریر
حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں
نسوانی بال اور ان کی آرائش
مخلوط معاشرہ
حفظِ حیا اور ازدواجی زندگی
آواز کا فتنہ
بیوہ کی عدت
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت میت کا غسل و تکفین
بچہ گود لینا

عورت اور گھر میں دعوت دین
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
خطوطِ مسعود
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
بدنی طہارت کے مسائل
نیا چاند اور ہماری روایات
روزوں کے مسائل
فطرانہ
سحری افطاری اور افطاریاں
چاندرات
اعتکاف اور خواتین
مبارک باد کے آداب
عید کارڈ
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبیؐ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
تاج پوشی
دو خط
اور شطونگڑا ہار گیا
اوں ھوں
بچے اور کھیل
شہادتین (توحید و رسالت)
شاہی قبا
حدیثِ نبوی کے چند محافظ
ننھے حارث کا خواب
ننّی منّی سوچیں
ننّی منّی سوچیں
ممتا کے بول
شاخِ گل
آہا نکلا چاند

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092